http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۴۲

فتنۂ پرویزیت ایک تعارف

مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت اور اُس کا انجام!

عازمینِ حج کے لئے اہم معلومات

عقیدہ ختمِ نبوت
قرآن مجید کی روشنی میں

حکومت کی سود کے سلسلے میں دوبارہ شریعت کورٹ سے رجوع

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرم شریف میں آنا

س:...... بعض ہماری بہنوں کو حرمین شریفین میں دیکھا گیا ہے کہ حرم میں نماز کے لئے اس حالت میں آتی ہیں کہ باریک دوپٹہ پہن کر اور بغیر پردے کے آتی ہیں' اسی حالت میں نماز و طواف وغیرہ کرتی ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ منع ہے تو وہ کہتی ہیں کہ یہاں کوئی منع نہیں' اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے تو پوچھنا یہ ہے کہ وہاں کیا پردہ نہیں ہوتا کیا وہاں اس طرح نماز و طواف ادا ہو جاتا ہے

ج:...... آپ کے سوال کے جواب میں چند مسائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

اول...... عورت کا ایسا کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔

دوم...... ایسے باریک دوپٹہ میں نماز بھی نہیں ہوتی جس سے بال نظر آتے ہیں۔

سوم...... مکہ و مدینہ جاکر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں اور مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حرمین شریفین میں نماز باجماعت کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو وہاں جاکر بھی اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم ہے اور گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے ذرا غور فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خود بنفس نفیس نماز پڑھا رہے تھے اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے جس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مقتدی ہوں' جب اس جماعت کے بجائے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہو تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہو سکتی ہے؟ حاصل یہ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جاکر عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنی چاہئے اور یہ گھر کی نماز ان کے لئے حرم کی نماز سے افضل ہے حرم شریف میں ان کو طواف کے لئے آنا چاہئے۔

حاجی مکہ' منیٰ' عرفات اور مزدلفہ میں مقیم ہوگا یا مسافر؟

س:...... حاجی مکہ میں مسافر ہوگا یا مقیم جبکہ وہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے مگر اس قیام کے دوران وہ منیٰ اور عرفات بھی پانچ دن کے لئے جائے اور آئے۔ ایسی صورت میں وہ مقیم ہوگا یا مسافر؟ منیٰ اور مکہ شہر واحد کے حکم میں ہیں یا دو الگ الگ شہر؟

ج:...... مکہ' منیٰ' عرفات اور مزدلفہ الگ الگ مقامات ہیں۔ ان میں مجموعی طور پر پندرہ دن رہنے کی نیت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا۔ پس جو شخص ۸ ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پندرہ دن پہلے مکہ مکرمہ آگیا ہو تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگیا۔ اب وہ منیٰ' عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔ لیکن اگر مکہ مکرمہ آئے ہوئے ابھی پندرہ دن پورے نہیں ہوئے تھے کہ منیٰ کو روانگی ہوگئی تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں بھی مسافر ہوگا اور منیٰ' عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر نماز پڑھے گا۔ تیرھویں تاریخ کو منیٰ سے واپسی کے بعد اگر اس کا ارادہ پندرہ دن مکہ مکرمہ میں رہنے کا ہے تو اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جائے گا لیکن اگر منیٰ سے واپسی کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں پندرہ دن رہنے کا موقع نہیں تو یہ شخص بدستور مسافر ہی رہے گا۔

آٹھویں ذوالحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے:

س:...... آٹھویں ذوالحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے؟ کیا سورج نکلنے سے قبل منیٰ جانا جائز ہے؟

ج:...... آٹھویں ذوالحجہ کو کسی وقت بھی منیٰ جانا مسنون ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پر پڑھے۔ سورج نکلنے سے قبل جانا خلاف اولیٰ ہے' مگر جائز ہے۔

دس اور گیارہ ذوالحجہ کی درمیانی رات منیٰ کے باہر گزارنا خلاف سنت ہے:

س:...... ایک شخص نے منیٰ میں قربانی کرنے اور احرام کھولنے کے بعد دس ذوالحجہ کی درمیانی شب مکمل اور ۱۱ ذوالحجہ کا آدھا دن مکہ مکرمہ میں گزارا اور باقی دن منیٰ میں' اور وہاں ۱۲ ذوالحجہ کی رمی تک رہا' اس شخص کا کیا حکم ہے؟

ج:...... منیٰ میں رات گزارنا سنت ہے' اس لئے اس نے خلاف سنت کیا' مگر اس کے ذمہ دم وغیرہ واجب نہیں۔

حج اور عمرہ میں قصر نماز:

س:...... کوئی مسلمان جب عمرہ اور حج کی نیت سے سعودی عرب کا سفر کرتا ہے تو کیا اس سفر کے دوران اس کو فرائض کی رکعتیں پوری پڑھنی ہوں گی؟ یا قصر کرنا ضروری ہوگا؟ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اس سفر کا مقصد صرف عمرہ کرنا یا حج کرنا ہے۔ نیز کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی میں بھی قصر نماز پڑھنی ضروری ہوگی؟

ج:...... کراچی سے مکہ مکرمہ تک تو سفر ہے اس لئے قصر کرے گا اگر مکہ مکرمہ میں ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع ہو تو مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا اور اگر مکہ مکرمہ میں ۱۵ دن ٹھہرنے کا موقع نہیں' مثلاً چودھویں دن اس کو منیٰ جانا ہے (یا اس سے پہلے مدینہ منورہ جانا ہے) تو مکہ مکرمہ میں بھی مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ ۴۲

بیاد:

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہٗ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

حکومت کی سود کے سلسلے میں دوبارہ شریعت کورٹ سے رجوع	(اداریہ)	4
حیات مسیح علیہ السلام	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت اور اس کا انجام	(مولانا عبداللطیف مسعود)	11
عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں	(جناب محمد یوسف فخری)	16
عازمین حج کے لئے اہم معلومات	(جناب ابو شفقت قریشی سہام)	21
فتنہ پرویزیت ایک تعارف	(جناب عبدالخالق بھٹی)	22
اخبار ختم نبوت		24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ورنگین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۵۰ روپے، سہ ماہی: ۸۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۔ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت کی سود کے سلسلے میں دوبارہ شریعت کورٹ سے رجوع

موجودہ حکومت میں شرعی عدالت کی جانب سے سود کو خلاف اسلام قرار دینے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی تھی جس کی سماعت آج تک نہ ہو سکی اب شریعت اپیلٹ بنچ نے اس کی سماعت شروع کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ حکومت نے شریعت کورٹ میں نظر ثانی کی اپیل دائر کردی۔ اس سے قبل ہم ان سطور کے ذریعہ واضح کر چکے ہیں کہ حکومت اگرچہ اسلام اسلام کا نعرہ لگاتی ہے لیکن سود کے متعلق اس کا نظریہ ٹھیک نہیں ہے اور اسی وجہ سے پہلی حکومت نے سود کے خلاف فیصلے کو روکنے کی کوشش کی اور اب ہر حکومت اس میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کررہی ہے' سود یہودیوں کا ایسا نظام ہے جس کی وجہ سے دنیا کو اس نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور تمام ممالک کو اقتصادی طور پر مفلوج کرکے رکھ دیا تھا آج دنیا کی یہ حالت ہے کہ یہ بینک مل کر جس ملک کو اقتصادی طور پر تباہ کرانا چاہیں تباہ کر دیتے ہیں' اس لئے علما کرام ابتداء سے یہ کہتے رہے ہیں کہ جس طرح بھی ہو اس سود کی لعنت سے اقتصادیات کو نکالا جائے لیکن حکومت میں اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ جنرل ضیا الحق مرحوم نے بھی کچھ قوانین نافذ کئے اس میں سودی معاملات کو مستثنیٰ رکھا گیا' جس کی وجہ سے سودی نظام کو چیلنج نہیں کیا جاسکا۔ بعد میں جب سودی نظام کو چیلنج کیا جاسکا تو شریعت کورٹ نے تفصیلی بحث کے بعد سودی نظام کو غیر اسلامی قرار دے کر حکومت کے لئے آسان راستہ فراہم کردیا۔ بجائے اس کے کہ حکومت اس فیصلہ کو تسلیم کرتی اور خیر مقدم کرتی اور شریعت کے فیصلے کے مطابق نیا نظام وقت مقررہ پر رائج کرتی حکومت نے سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کرکے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کردیا۔ جمعیت علماء اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں نے حکومت کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے تعاون واپس لے لیا اور خدا نے اس اعلان جنگ کے نتیجے میں نواز شریف کی اکثریت والی حکومت اپنے صدر کے ہاتھوں ختم ہوگئی۔ صدر اسحٰق خان' بے نظیر کو حکومت حوالہ کرنے کی پاداش میں ناکام ہوئے اور نواز شریف سودی نظام کو تحفظ دینے کی پاداش میں راندہ اقتدار ہوئے۔ ان لوگوں کو اپنے اقتدار کے لئے اتنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی صورت میں اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ نواز شریف صاحب نے سودی فیصلہ کو تسلیم کرنے کے بجائے مزید غیر اسلامی اقدامات شروع کر دیئے اور اب بات یہاں تک پہنچ گئی کہ جب سپریم کورٹ نے اس اپیل کی سماعت شروع کی تو اب شریعت کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دے کر سودی نظام سے اپنی محبت کا ثبوت فراہم کردیا۔ اگرچہ ابھی تک کی خبروں کے مطابق سپریم کورٹ نے ان کی اس اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اس مقدمہ کی سماعت شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خدا کرے کہ سپریم کورٹ فیصلہ کرکے قوم کی امنگوں کو پورا کرے اور کسی طرح سودی نظام سے جان چھوٹ جائے۔

بلوچستان حکومت کی جانب سے صوبائی سطح پر سودی نظام کا خاتمہ

بلوچستان میں جمعیت علماء اسلام مخلوط حکومت میں شامل ہے اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام سے وابستہ سربراہ اپنی اپنی وسعت کے مطابق اسلامی نظام کے سلسلے میں کام کرتے رہتے ہیں۔ مرکزی سطح پر اسلامی نظریاتی کونسل میں مولانا محمد خان شیرانی' مولانا امیر حسین گیلانی نے دیگر علماء کرام مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب' مولانا عبید اللہ صاحب کے ساتھ مل کر اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کو مکمل کرکے قومی اسمبلی میں بھیجا اور اب مولانا محمد خان شیرانی وقتاً فوقتاً قومی اسمبلی کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں دوسری طرف بلوچستان حکومت کے ممبر وزیر مولانا امیر الزمان نے بلوچستان کی سطح پر سودی نظام کا خاتمہ کرنے کا اعلان کرکے ثابت کردیا کہ جمعیت علماء اسلام کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ نفاذ شریعت ہے۔ صرف اعلان ہی نہیں کیا گیا بلکہ ہر ہر محکمہ کے اعتبار سے عملی اقدامات بھی کئے گئے اور مرکزی سطح پر بھی سود کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ بلوچستان حکومت کا یہ اقدام مرکزی حکومت کے لئے ایک سنگ میل ہوگا اور وہ پاکستان میں سودی نظام کا خاتمہ کرنے کے لئے بلوچستان کی حکومت کی تقلید کرے گی۔ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ علماء کرام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جمعیت علماء اسلام کی نظریاتی حیثیت کو بلند کردیا اور نفاذ شریعت کا عمل کرکے ثابت کردیا کہ ان لوگوں کی زبان بند ہو جانی چاہئے جو جمعیت علما

اسلام پر ہر وقت تنقید کرنا ضروری سمجھتے ہیں انشاء اللہ العزیز وہ وقت دور نہیں جب جمعیت علماء اسلام مرکزی سطح پر بھی نفاذ شریعت کا عمل مکمل کرے گی۔

مولانا فضل الرحمٰن کا امیر کے لئے دوبارہ انتخاب

جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کے تمام ارکان نے متفقہ طور پر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد زید مجدہم کے معتمد مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ صاحب کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن کو متفقہ طور پر تین سال کے لئے دوبارہ امیر منتخب کر لیا جبکہ سیکرٹری جنرل کے عہدے کے لئے مولانا عبدالغفور حیدری بھاری اکثریت سے منتخب ہوئے۔ مولانا فضل الرحمٰن کے مقابلے میں کسی نے نام تک پیش کرنا گوارہ نہیں کیا' اس طرح مولانا فضل الرحمٰن علماء حق اور علماء دیوبند کی واحد نمائندہ جماعت جمعیت علماء اسلام کے امیر منتخب ہو گئے اور تمام علماء کرام کی نمائندگی کا حق حاصل ہو گیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے جس طرح دینی مدارس کے تحفظ اور نفاذ شریعت کے لئے جدوجہد کی اور جس طرح مشکل دور میں جمعیت علماء اسلام کی صحیح قیادت کی یہ اس کا ثمرہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے اس انتخاب نے واضح کر دیا کہ علماء حق کو مولانا فضل الرحمٰن کی پالیسیوں پر مکمل اعتماد ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام متعلقین اپنی حلیف جماعت جمعیت علماء اسلام کے امیر منتخب ہونے پر مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عبدالغفور حیدری کو مبارکباد پیش کرتی ہے اور توقع کرتی ہے کہ جس طرح جمعیت علماء اسلام نے ہر دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہر تحریک میں صف اول کا کردار ادا کیا آئندہ مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں اس طرح کردار ادا کرتی رہے گی۔

خودسوزی کے واقعات

گزشتہ کچھ دنوں سے پاکستان میں خودسوزی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے اور چند دن پہلے وزیر اعظم نواز شریف کے گھر کے باہر ایک شخص نے بے روزگاری سے تنگ آکر خودکشی کی' اس طرح ایک شخص نے بچیوں کی جانب سے معمولی سی خواہشیں پوری نہ ہونے پر خودکشی کی۔ خودکشی اسلام میں حرام ہے اور حدیث شریف میں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعید آئی ہے ایک حدیث شریف کے مطابق قیامت تک ایسا شخص اسی عذاب میں مبتلا رہے گا جس سے اس نے خودکشی کی تھی۔ مسلمان کے لئے تو حکم یہ ہے کہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اسلام واحد مذہب ہے جس میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ جاپان اور دیگر ممالک میں اس کی شرح بہت زیادہ ہے اور یورپ میں تو یہ ایک عام سی بات ہے لیکن مسلم ممالک میں اس کا تصور تک نہیں تھا۔ پاکستان کے حکمرانوں نے جس طرح مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کیا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج اعلانیہ خودکشی کی باتیں کی جا رہی ہیں اور پھر اس کی اخبارات میں تشہیر بھی کی جاتی ہے۔ یہ بہت ہی بدنصیبی کی بات ہے کہ انسان اپنی زندگی کو بھی ہلاکت میں ڈالدے اور یہ سمجھے کہ میں فکروں اور غموں سے آزاد ہو گیا اور دوسری طرف اپنی برزخی زندگی کو قیامت تک کے لئے عذاب بنالے۔ پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ انسان خودکشی کر کے یہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کو کوئی فکر نہیں ہوگی لیکن اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس کی موجودگی میں کم از کم بچوں کو تحفظ تو حاصل ہے' وہ کسی کو اپنی خواہشیں کہہ تو سکتے ہیں اور وہ کسی نہ کسی حد تک ان کی ڈھارس بندھا سکتا ہے اور ان کے لئے کوشش کر سکتا ہے لیکن اس کے بعد تو اس کے یہ بچے اور بیوی دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے۔ کس کس کے آگے ذلت کا ہاتھ پھیلائیں گے' بیوی اور بچیوں کی عزت خطرہ میں ہوگی۔ آئندہ بچوں کی شادیاں نہیں ہو سکیں گی۔ اس کی تو آنکھیں کبوتر کی طرح بند ہو جائیں گی لیکن اس کا خاندان مسلسل ایک عذاب میں مبتلا ہو جائے گا اور یہ خود بھی عذاب برزخی میں مبتلا ہو گا اس لئے اس پریشان کن حالات میں اس کے پاس ایک ہی دروازہ ہے جو ہر ایک کی سنتا ہے اور وہ خدا کی ذات ہے۔ اس موقع پر ضرورت ہوتی ہے کہ بزرگوں سے رہنمائی حاصل کر کے گھر والوں کو خوشی کے ساتھ قناعت پر راضی کرنے کی کوشش کرے اور آہستہ آہستہ حالات کا مقابلہ کرے۔ رات کو اٹھ کر خوب دعائیں کرے' انشاء اللہ العزیز بہت جلد حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ افغانستان کے لوگوں کو دیکھیں کہ کس طرح حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں' کوسوو کے مسلمانوں کی حالت زار کو ملاحظہ کریں' کشمیر کے مسلمانوں کی زندگی پر نظر رکھیں' چیچنیا کے مسلمانوں کے حالات کا مطالعہ کریں۔ غرض دنیا کی طرف دیکھیں تو خود بخود حوصلہ پیدا ہوگا۔ خودکشی' خودسوزی حرام اور اس کی تشہیر اس سے بڑا گناہ ہے۔ ہم اخبارات سے بھی کہیں گے کہ وہ اس قسم کے واقعات کو اچھال کر لوگوں کے لئے ترغیب نہ پیدا کریں بلکہ اس قسم کے واقعات کی حوصلہ شکنی کریں۔

قسط نمبر ۲

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

حیات مسیح علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی تحریروں کے آئینہ میں

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت قرآن مجید سے ہے۔ احادیث متواترہ سے اور امت اسلامیہ کے مسلسل اور غیر منقطع تعامل سے باقرار مدعی علیہ پیش کیا جاچکا ہے۔ اب میں معزز عدالت کی خدمت میں اس عقیدہ کا ثبوت خود مدعی علیہ 'مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام سے پیش کرنا چاہتا ہوں:

(الف)...... مدعی علیہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں اپنا ایک الہام بالفاظ درجہ ذیل ہے:

عسیٰ ربکما ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا للکافرین حصیراً

اور پھر اس کی مندرجہ ذیل تشریح کرتا ہے:

"خدا تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے کہ تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ (الہامی) آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی کے طور پر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے' اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا' اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے' اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے' اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا اور یہ (مرزا غلام احمد کا) زمانہ' اس زمانہ کے لئے (جس میں عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے' بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے۔) یعنی اس وقت جلالی طور پر خدا تعالیٰ اتمام حجت کرے گا' اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے......"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۵)

نوٹ: مدعی علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کا مجموعہ تذکرہ کے نام سے ربوہ (چناب نگر) سے شائع ہوا ہے اس میں فاضل مرتب نے زیر بحث الہام عسیٰ ربکم ان یرحمکم علیکم الخ پر حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:

"حضرت اقدس نے اس الہام کو اربعین ۲ کے ص ۵ پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ ان یرحمکم درج فرمایا ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی کا لفظ سہو کتابت ہے۔" (تذکرہ طبع سوم ص ۹۷)

مدعی علیہ کے اس الہام اور اس کی تشریح سے واضح ہو جاتا ہے کہ مدعی علیہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اترنے کی پیشگوئی کا الہام کیا گیا تھا اور وہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں خود اپنے الہام کی روشنی میں بھی یہی عقیدہ رکھتا تھا۔

(ب)...... نیز اسی کتاب میں' قرآن کریم کی آیت "ھوالذی ارسل رسولہ" کی "الہامی تفسیر" کرتے ہوئے مدعی علیہ لکھتا ہے:

"لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے...... سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

یعنی مدعی علیہ کو الہام کے ذریعہ اس آیت کریمہ کی تفسیر سمجھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ:

(الف): حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے زندگی کے دو دور ہیں پہلا دور رفع آسمانی سے قبل کا اور دوسرا دور ان کی آمد ثانی کا۔

(ب) : پہلے دور میں ان کی حالت غربت وانکساری کی تھی اور دوسرے دور میں ان کی آمد شاہانہ جاہ و جلال کے ساتھ ہوگی۔

(ج): مدعی علیہ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کی حالت حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

(د) : چونکہ مدعی علیہ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہت تامہ حاصل ہے اس لئے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی میں اس کو بھی ابتدا ہی سے شریک کیا گیا ہے۔

(ہ) : مدعی علیہ کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ قرآن مجید کی مندرجہ بالا پیشگوئی (ھوالذی ارسل رسولہ ......الایہ) کا ظاہری اور جسمانی مصداق حضرت مسیح علیہ السلام ہیں اور روحانی و معقولی مورد مدعی علیہ ہے۔ مدعی علیہ کی مندرجہ بالا عبارت میں فاضل عدالت کے لئے جو امر خاص طور پر لائق توجہ ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت قطعی الثبوت ہے اور مدعی علیہ نے "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے" کہہ کر اس کی جو الہامی تفسیر کی ہے وہ بھی قطعی یہ ہے کہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی ظاہری و جسمانی آمد کی پیشگوئی ہے...... پس قرآن مجید کی آیت اور مدعی علیہ کی الہامی تفسیر دونوں مل کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ظاہری اور جسمانی آمد ثانی کو قطعی بنا دیتے ہیں' جس کے بعد اس مسئلہ میں (کم از کم مدعی علیہ کو صاحب الہام ماننے والوں کے لئے) کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

مدعی علیہ کا دوسرا دور :

فاضل عدالت کے روبرو مدعی علیہ ' مرزا غلام احمد قادیانی کا اقراری بیان گزشتہ سطور میں پیش کیا جاچکا ہے' اس کے بعد مدعی علیہ کے گریز و فرار پر بحث کرنے کی حاجت نہیں رہ جاتی' کیونکہ یہ اصول بھی تمام عدالتوں میں تسلیم شدہ ہے کہ اقرار کے بعد مدعی علیہ کا انکار معتبر نہیں ہوا کرتا' خود مدعی علیہ بھی اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ "صاحب من! اقرار کے بعد کوئی قاضی انکار نہیں سن سکتا۔" (اعجاز احمدی ص ۳۰)

لہٰذا مدعی علیہ ہزار بار بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد ثانی کا انکار کرتا رہے وہ فاضل عدالت کی نظر میں لغو اور لایعنی تصور کیا جائے گا تاہم تکمیل بحث کی خاطر میں چاہتا ہوں کہ معزز عدالت کے سامنے مدعی علیہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اسلامی عقیدہ سے انحراف اور گریز و فرار کی داستان بھی پیش کردی جائے تاکہ فاضل عدالت کو اندازہ ہوسکے کہ مدعی علیہ کا گریز و فرار کہاں تک اخلاص و صداقت پر مبنی ہے۔

مدعی علیہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے چالیس سال کی عمر میں اپنی الہامی زندگی کا آغاز اپنی پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ سے کیا تھا' اور اس میں قرآن مجید کی آیت : ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ......الایہ کے تحت یہ عقیدہ درج کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور یہ کہ :

"اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار...... مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے......اور حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰۵ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا عقیدہ اپنے ایک الہام کی تشریح کرتے ہوئے درج کیا' پھر براہین احمدیہ کی اشاعت کے دس بارہ برس بعد تک مدعی علیہ اسی عقیدہ پر قائم رہا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :

(الف) : "پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے' بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین احمدیہ میں مسیح موعود قرار دیا ہے' اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا اور جب بارہ برس گزر گئے' تب وہ وقت آگیا کہ مجھ پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔" (اعجاز احمدی ص ۷)

(ب) : "میں نے براہین احمدیہ میں یہ اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے' مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ ہی میں لکھا گیا تھا' کیونکہ اس الہام میں خداتعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا' اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خاص تھی۔ (مدعی علیہ کے خط کشیدہ الفاظ نوٹ کرلیجئے...... ناقل)۔" (ایام الصلح ص ۱۴۱)

لیکن دس بارہ سال بعد مدعی علیہ کی زندگی میں ایک نیا تغیر پیدا ہوا اور اس نے اپنی

سابقہ تحریرات کو نظر انداز کرتے ہوئے یکایک یہ اعلان کردیا کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور ان کی جگہ اللہ تعالیٰ نے مجھے "مسیح موعود" اور "عیسیٰ بن مریم" بناکر کھڑا کردیا ہے اور قرآن کی جو پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی سے مخصوص تھی اب اللہ تعالیٰ نے مجھ سے متعلق کردی ہے۔ یہاں سے مدعی علیہ کے اعتقاد کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ اس دور کے بارے میں معزز عدالت کو تین تنقیحات کا جائزہ لینا ہوگا۔ اول یہ کہ مدعی علیہ نے اپنا عقیدہ کیوں تبدیل کیا اور اس کی بنیاد کیا تھی؟

دوم: یہ کہ مدعی علیہ نے اپنے سابقہ اعتقاد کے بارے میں کیا عذر پیش کئے؟

سوم: یہ کہ دوسرے دور میں مدعی علیہ نے اپنے عقیدہ کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

پہلی تنقیح مرزا غلام احمد نے اپنا عقیدہ کیوں تبدیل کیا:

اس سے سوال کا جواب معزز عدالت کو مدعی علیہ کی مندرجہ ذیل صریحات سے بوضاحت معلوم ہوجائے گا۔

(الف): "براہین احمدیہ میں میں نے یہ کہا تھا کہ مسیح بن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل نہ کرنا چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹)

(ب): "اور مجھے یہ کب خواہش تھی کہ میں مسیح موعود بنتا اور اگر مجھے یہ خواہش ہوتی تو براہین احمدیہ میں اپنے پہلے اعتقاد کی بنا پر کیوں لکھتا کہ مسیح آسمان سے آئے گا حالانکہ اسی براہین میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا جب تک خدا نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھوڑایا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۶۲)

(ج): "میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب میری طرف منسوب کردیں اور یہ بھی فرمایا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے مگر پھر بھی میں متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"

"اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہوچکا ہے اور وہ واپس نہیں آئے گا۔ اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے۔" (ضمیمہ براہین پنجم ص ۸۵ طبع اول)

(ترجمہ ...... از ناقل) "اور مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ میں اس طویل مدت (دس بارہ سال کے) بعد مامور کیا جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرا نام مسیح موعود رکھا جائے گا اور میرا خیال وہی تھا جو عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا لیکن میں اپنے دل میں ازراہ تعجب کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متواتر پے در پے الہام میں میرا نام عیسیٰ بن مریم کیوں رکھا ہے اور کیوں کہا ہے کہ تو اور وہ ایک ہی جوہر سے ہیں اور میرے مخالفوں کا نام یہود و نصاریٰ کیوں رکھا ہے؟ پس ان الہامات و اشارات کے معنی مجھ پر دس سال بعد کھلے جب کہ براہین احمدیہ ہزاروں لوگوں میں شائع ہوچکی تھی اور یہ الہامات بہت سی مسلّم وغیرہ مسلم خلق میں شہرت پذیر ہوچکے تھے۔"

مدعی علیہ کی اس قسم کی تصریحات اس کی کتابوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ مگر میں سردست انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا عبارتوں میں مدعی علیہ تسلیم کرتا ہے کہ:

(الف): "اسے براہین احمدیہ کے الہام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کہا تھا اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے اسے آگاہ کردیا تھا کہ وہی

مسیح موعود ہے اور خدا، رسول نے اسی کے آنے کی خبر دی تھی اور قرآن کریم کی ان تمام آیات کو جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف لانے کی پیشگوئی تھی، اس کی طرف منسوب کر دیا تھا۔"

(ب): "مدعی علیہ دس بارہ برس تک اسی متواتر الہام کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا، اس لئے اس نے اس متواتر الہام کے ظاہری معنی مراد لینے سے اجتناب کیا اور اپنا عقیدہ وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔"

(ج): "بارہ سال بعد مدعی علیہ کو متواتر الہامات کے ذریعہ انکشاف ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور ان کی جگہ مدعی علیہ کو مسیح موعود نامزد کر دیا گیا ہے، اس سے یہ بات صاف ہو گئی کہ جب تک مدعی علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو متواتر الہامات کے ذریعے نہیں بتایا گیا تھا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تب تک اس کے سابقہ عقیدے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، یہ تبدیلی اس وقت ہوئی جب مدعی علیہ کو الہام کے ذریعہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات معلوم ہوئی۔ لہٰذا مدعی علیہ کی تبدیلی عقیدہ کی بنیاد اس کا الہام یا الہامی انکشاف ہے اس انکشاف کے بعد مدعی علیہ نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا استخراج کیا (اس پر میں تیسرے نکتہ میں بحث کروں گا) اب میں معزز عدالت کے سامنے مدعی علیہ کی اس "الہامی بنیاد" کے بارے میں چند معروضات پیش کرتے ہوئے عدالت سے حق کوشی و انصاف پروری کی درخواست کروں گا۔"

اول: گزشتہ سطور میں واضح کیا جا چکا ہے کہ مدعی علیہ نے قرآن کریم کی آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مرویہ اور امت اسلامیہ کے تعامل و تواتر کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں درج کیا تھا، جس پر بارہ سال تک قائم رہا اور اس کی نشر و اشاعت کرتا رہا۔ اب عدالت کو جس نکتہ پر سب سے پہلے غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ جو عقیدہ قرآن و حدیث اور امت اسلامیہ کے تعامل تواتر سے ثابت ہوا اس کو محض الہام کی بنا پر تبدیل کرنا جائز ہے؟ ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر کسی کا ایسا الہام ہو تو خود اس الہام میں تاویل کی جا سکتی ہے مگر اس سے کسی عقیدہ میں تبدیلی پیدا کرنا صحیح نہیں۔ اگر میں اس نکتہ پر اسلامی لٹریچر کے حوالے دوں گا تو بحث طویل ہو جائے گی اس لئے میں اس نکتہ پر بھی مدعی علیہ کا حوالہ پیش کر دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ موصوف لکھتے ہیں:

"قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے، اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصداق ہیں اور اسی بنا پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت و مطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۲۵۸ طبع پنجم)

مدعی علیہ کا یہ الہام کہ "عیسیٰ مر گیا ہے" چونکہ خود اس کی سابقہ تصریحات کے مطابق قرآن کریم اور آثار نبویہ کے خلاف ہے اس لئے اس الہام پر اعتماد کرتے ہوئے تبدیلی عقیدہ کی جرأت ایک بے جا جرأت ہے۔

دوم: آغاز بحث میں مدعا علیہ کا یہ فقرہ نقل کر چکا ہوں کہ:

"ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن و حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے، ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے، بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا چاہئے اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔"

عرض کیا جا چکا ہے کہ مدعا علیہ ایک عرصہ تک حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل اور مبلغ و مناد رہا ہے، سوال یہ ہے کہ مدعا علیہ کا پہلا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف تھا یا دوسرا؟ اگر اس کا پہلا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف تھا، تو وہ اپنی گزشتہ بالا تصریح کے مطابق باون برس تک دائرہ اسلام سے خارج رہا۔ معزز عدالت کو فیصلہ کرنا چاہئے کہ کیا ایسے شخص کا الہام، حجت شرعی ہونا تو کجا؟ لائق التفات بھی ہو سکتا ہے، اور اگر مدعا علیہ کا نیا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے، جیسا کہ اس کی گزشتہ تصریحات سے یہی عیاں ہوتا ہے تو وہ اس نئے عقیدے کو اپنا کر دائرہ اسلام سے خارج ہوا۔ مختصر یہ کہ مدعا علیہ کے دو متناقض عقیدوں میں سے ایک لامحالہ تو قرآن و حدیث کے خلاف ہو گا۔ اس سے مدعا علیہ کا خود اس کی تصریح کے مطابق خارج از اسلام ہونا لازم آتا ہے اور ایسے شخص کے الہام کو ماننا مومن کا کام نہیں بلکہ ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن اور حدیث سے کوئی غرض نہیں رکھتے۔"

(اشتہار مقابل سید نذیر حسین صاحب مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲۳)

سوم: گزشتہ سطور میں مدعا علیہ کے اقرار سے

ثابت کیا جا چکا ہے کہ تیرہ سو سال سے امت کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں' لہٰذا مدعا علیہ کا جدید المانی عقیدہ امت کے اعتقادی تواتر کے خلاف ہے اور ایسے شخص کے بارے میں مدعا علیہ کی رائے یہ ہے :

(الف):" ومن زاد علی هذه الشريعة مثقال ذرة اونقص منها اوكفر بعقيدة اجماعيه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين۔"

(ب): وہرکہ بمقدار یک ذرہ بریں شریعت زیادہ کرد' یا کم نمود' یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد پس بروالعنت خدا لعنت فرشتگان و لعنت ہمہ آدمیان ...... (انجام آتھم ص ۱٤٤)

(ج) :" جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے' یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا' اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے (اور فرض کا منکر بے ایمان اور برگشتہ از اسلام ہی کہلائے گا...... ناقل)" (ایام الصلح فارسی ص ۸۸۔۸۹)

(د) :" ہر کہ یک وجیے از شریعت حصہ اسلام اجتناب ورزد یا ذرہ بیش و کم کند' یا ترک فرائض رابید و طرح اباحت اندازد او زندیق و مخذول است۔ خلاصہ جمیع آں امور کہ سلف صالحین اعتقاداً' عملاً بر آں بود' و امور یکہ باجماع اہلسنت بنام اسلام موسوم است' ایمان داشتن بآں امور بر خود فرض داریم۔" (ایام الصلح فارسی ص ۸۸۔۸۹)

●●

قارئین ختم نبوت

صاحبزادہ حافظ محمد عابد مرحوم کے حالات زندگی پر مشتمل خصوصی مضمون :

"شامیں اداس اداس'

صبحیں بجھی بجھی"

(مؤلف : حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب)

آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (انشاءاللہ)

HB

HB
TRUSTABLE MARK

HB

Hameed Bros-Jewellers

3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3

فون 515551-5675454

فیکس : 5671503

حمید برادرز جیولرز

HB HB

3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت اور اس کا انجام!

مرزا قادیانی کا ایک خاص مشن تھا جس کے حصول کے لئے اس نے مختلف دعاوی کے طور اسباب و وسائل اختیار کئے‘ کیونکہ اس لبادے کے بغیر امت مسلمہ میں اس کا مشن اور تحریک ایک قدم بھی نہ چل سکتی تھی‘ وہ مقصد تھا عالمی صیہونی دین دشمن لابیوں کی ایجنٹی بذریعہ حرمت جہاد اور استعماریت کی ترویج و نفاذ- قارئین کرام! ہمارے کہنہ مشق بزرگ مولف حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے ہیں............ (مدیر)

ناظرین کرام! یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام تر دعووں میں سو فیصد کاذب اور مفتری علی اللہ ہے۔ اسی لئے وہ ہر بات اور ہر دعویٰ میں قدم قدم پر تضاد و تناقض کا شکار نظر آتا ہے ایک دعویٰ کو مختلف اور رنگارنگ انداز میں پیش کرتا ہے اب ذیل میں آپ اس کے دعویٰ مسیحیت کے متعلق اس کا ایک انوکھا انداز سماعت فرمایئے جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت میں سے آئے گا اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اس طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو اور مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے اس نے گوشہ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پس اس خدا سے پوچھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے کہ اس طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے وہ خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں ان سے بھی ظاہر ہوتا کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے میں خدا تعالیٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰ خزائن ص

۱۵۳، ۱۵۴ج ۲۲)

تبصرہ و تجزیہ :

ناظرین کرام! مندرجہ بالا طویل اقتباس قادیانیت کی تمام تفصیل اور حقیقت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے دونوں دعوؤں (مسیحیت اور نبوت) کی حقیقت اور ان کا پس منظر نہایت وضاحت سے ظاہر کر دیا گیا ہے تفصیل اس کی یوں ہے :

مذکورہ بالا اقتباس میں مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ :

☆...... ابتدا میں میرا عقیدہ دربارہ رفع و نزول مسیح جمہور اہل اسلام کے ساتھ متفق تھا۔

☆...... دوبارہ نبوت بھی عقیدہ ملت اسلامیہ کے مطابق تھا۔

☆...... پھر مجھے یہ عہدے اور منصب میری چاہت اور خواہش پر نہیں بلکہ مجھ پر جبراً ٹھونسے گئے۔ ورنہ میں تو ذاتی طور پر گوشہ گمنامی میں ہی جینا اور مرنا چاہتا تھا۔

☆...... آنجہانی نے دعویٰ مسیحیت کے متعلق لکھا کہ پہلے مجھے باوجود عیسیٰ مسیح کا خطاب ملنے کے بعد میں اس سے پہلو تہی کرتا رہا اور اپنی وحی کو تاویل کے کھاتے میں ڈالتا رہا مگر پھر مسلسل بار بار مثل بارش کے ۱۲ سال آمد وحی کے رد عمل میں، میں مجبوراً مسیحیت کے دعویٰ کے لئے تیار ہوا۔

☆...... اسی دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں بھی میں مسلسل تیئیس بڑی شبہ و تردد اور تاویل و التوا کے چکر میں رہا۔ بالآخر بارانی وحی کے نتیجہ میں، میں دعویٰ نبوت

کے لئے کھڑا ہو گیا۔ یہ ہے خلاصہ اقتباس بالا کا جو کہ سراسر دجل و فریب اور کذب و افترا آمیز جہالت و حماقت کا مرقع ہے اس لئے کہ :

☆...... یہ تمام ہیرا پھیری محض ڈرامہ بازی ہے، آنجہانی نے تو خود ہی یہ بات واضح کر دی تھی کہ :

"میری دعوت کے مشکلات میں سے وحی، رسالت اور مسیح موعود کا دعویٰ کرنا ہے۔"

(براہین پنجم ص ۵۶)

یعنی مرزا صاحب کا ایک خاص مشن تھا۔ جس کے حصول کے لئے یہ دعاوی بطور اسباب و وسائل اختیار کئے گئے کیونکہ اس لبادہ کے بغیر امت مسلمہ میں اس کا مشن اور تحریک ایک قدم بھی نہ چل سکتی تھی وہ مقصد تھا عالمی صیہونی دین دشمن لابیوں کی ایجنٹی بذریعہ حرمت جہاد اور استعماریت کی ترویج و نفاذ جس کی وضاحت و صراحت حوالہ مذکورہ بالا کے علاوہ بھی مزید بیشتر مقامات پر آنجہانی نے خود ہی کر دی ہے۔

☆...... مندرجہ بالا بیان کے اول میں نے امۃ مسلمہ کی موافقت میں نزول مسیح "کا ہی اقرار و اعتراف کیا تھا اور اپنی اس وحی کی مسلسل بارہ برس تک (اعجاز احمدی میں) تاویل کرتا رہا حتی کہ مجھے جبراً اس منصب پر قائم کر دیا گیا اور نبوت کے سلسلہ میں تیئیس برس تک میں اسی شک و تردد کی دلدل میں پھنسا رہا تاآنکہ مجھے بارانی وحی نے دعویٰ نبوت پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ یہ بات مرزا محمود نے بھی حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۲ پر درج کی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ انسانی میں تقریباً سوا لاکھ نبی تشریف لائے تو کیا کوئی اتنی مجبوری میں بھی مبعوث ہوا کہ پہلے مدت تک وہ باقاعدہ عدم نبوت کا اعلان و اقرار کرتا رہا ہو، پھر مسلسل اور جبری وحی کے نتیجہ میں دعویٰ رسالت کے لئے تیار ہوا ہو۔ نیز یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ مرزا صاحب کی کل عمر صرف ۶۸ سال ہے جس میں سے تیس سال اس کو سمجھانے اور مجبور کرتے گزر گئے، باقی صرف چند سال تبلیغ رسالت میں گزرے، تو جن انبیاً کی عمریں صدیوں پر محیط ہوتی تھیں، ان کو تیار کرتے ہوئے دو تین یا چار صدیاں تو لازماً درکار ہوں گی مگر صرف چند سال کا مطالبہ کرتے ہیں کہ سابقہ بڑے بڑے جلیل الشان انبیاً نوح، ابراہیم، موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بھی چند سال امر رسالت سے چتا رہا ہو؟ حالانکہ مرزا صاحب باوجود ان انبیاً کے مثیل و ہمنام ہونے کے اور ان تمام مقدمین کے جامع کمالات ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ پھر جب یہ چوتھائی صدی تک "اڑی" کرتے رہے تو بتایئے کہ ان مقدسین میں سے کوئی بھی فریضہ رسالت کی ادائیگی میں چند سال بھی باز رہا ہو۔ کوئی ایک مثال پیش کیجئے۔

آنجہانی ہم سے ہر بات میں (معراج جسمانی اور رفع جسمانی) نظر و مثال طلب کرتے ہیں۔ اب ذرا خود بھی اپنے اس ڈرامے کی ایک آدھ مثال پیش فرمائیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو فریضہ رسالت سونپنے کا ارادہ فرمایا ہو، پھر اس کو چند مرتبہ پیغام بھی بھیجا ہو کہ تم خدا کے نبی ہو، اٹھو لوگوں کو راہ راست پر آنے کی تلقین کرو۔ مگر وہ اس وحی کے مفہوم کو ہی نہ سمجھے اور اس کی تاویل ہی کرتا چلا جائے حتی کہ پھر مسلسل ایک مدت تک اس پر بارش کی طرح (عجیب اصطلاح ہے) وحی کی جائے کہ اٹھو، اٹھو، اٹھو پھر وہ بامر مجبوری تبلیغ حق کے لئے تیار ہو۔ ایسی کوئی ایک مثال ہی پیش کر کے قادیانی مسیحیت و نبوت کی لاج رکھ لی جائے، میرا چیلنج ہے کہ تاریخ رسالت میں کوئی قادیانی اور اس

کے سوا ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے اور میرا یہ بھی چیلنج ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ہر دعویٰ میں سو فیصد کذاب' دجال اور مفتری ہے' اس کو کوئی وحی نہیں آئی ہاں شیطانی وحی ضرور آتی رہی ہوگی' مگر اس میں رتی بھر بھی حقانیت نہیں۔ وہ تو محض فراڈ اور مسخرہ پن ہوتا ہے۔ مرزا صاحب اصل اوائل میں امتیاز نہ کر سکے۔ اس لئے اتنی خرابی میں الٹیاں پلٹیاں کھاتے رہے۔ ویسے شیطانی وحی کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی ہے کہ :

ترجمہ : "کیا ہم نہ بتائیں کہ شیاطین کس قماش کے لوگوں پر وحی لاتے ہیں۔"

تو سنئے کہ شیاطین ہر ایک بہتان باز' جرائم پیشہ اور بد کردار لوگوں پر الٹے سیدھے پیغام لے کر اترتے ہیں تو چونکہ جناب قادیانی بھی اس قماش کا آدمی تھا کہ دین ملت سے غداری کرتے ہوئے اس نے مختلف الٹے سیدھے دعویٰ شروع کر دیئے کہ مجھے خدا نے یہ کہا ہے وہ کہا ہے تو فوراً ایک خصوصی ٹیم مرزا صاحب پر مسلط کر دی گئی' کوئی ٹیچی ہے تو کوئی مٹھن لال' کوئی شیر علی ہے تو کوئی خراتی صاحب کوئی درشنی ہے تو اور کوئی انگریزی میز' کرسی اور فرشتہ وغیرہ گویا یہ ایک مسخروں کی باقاعدہ ٹیم تھی جو اس کو مختلف انداز میں انگلیوں پر نچاتی رہی۔ کوئی پنجابی وحی آرہی ہے تو کوئی فارسی' کوئی عربی ہے تو کوئی انگلش۔ ادھر مرزا صاحب سمجھتے کہ شاید مجھے صحیح وحی آرہی ہے یہ صاحب جو کچھ وہ اول فول بکتے یہ اسے سچ سمجھ کر آگے شائع کر دیتا۔ اسی طرح اس کو ہر قسم پر ذلت و خواری اٹھانی پڑی.......... ورنہ بتایئے کہ جو فرد ۱۲ سال یا تیس سال تک اپنے منصب کو ہی نہ سمجھ سکے اس نے آگے خاک تبلیغ کرنا ہے پھر وحی تو ہوئی مگر بارانی وحی کی اصطلاح کس کتاب میں مذکور ہے۔

☆...... ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ نے جو پہلے اپنا عقیدہ درج کیا تھا وہ کہاں سے اخذ کیا تھا جبکہ اسلام کا ہر نظریہ اور عمل ابتداء سے لے کر آخر تک علی وجہ البصیرۃ برابر شائع ذائع رہا ہے ہر زمانہ میں ہزار ہا علماً ربانی مجددین صحیح دین کی تدریس و تعلیم اور نشر و اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔ دریں صورت کسی بھی عقیدہ عمل میں اخفاء ناممکن ہے' لہٰذا فرمایئے آپ نے اپنا پہلا عقیدہ کہاں سے اخذ کیا تھا؟ جناب من آپ تو اپنی ہی براہین مبارک میں اسے بحوالہ قرآنی آیات درج فرما رہے ہیں اور اب اس کو رسمی عقیدہ لکھ رہے ہیں' تو کیا آپ نے من قال فی القرآن.......... والی حدیث رسول نہ پڑھی تھی۔ جناب نے تو خود بھی لکھ دیا تھا کہ من فسر القرآن.......... (اتمام الحجہ ص ۴) تو کیا آپ نے براہین میں آیات قرآنی کے تحت از خود اس عقیدہ کا اثبات کر لیا تھا؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر آپ اخ الشیطان ہو گئے۔ مجدد اور مسیح موعود کیسے بن گئے؟ لیکن اگر وہ مفہوم منقول از سلف تھا تو اس کا ثبوت بھی دیجئے اور انحراف کی وجہ بھی لکھئے۔ نیز یہ بھی فرمایئے کہ بعد میں جو آپ کو قرآن میں قطعی الدلالت آیات نظر آگئیں تو کیا وہ آیات پہلے قرآن میں موجود نہ تھیں؟ ان کی سابقہ دور میں کبھی تشریح نہ ہوئی تھی؟ آپ نے ان قطعی الدلالت آیات کے ہوتے ہوئے براہین میں دیگر آیات سے کیسے حیات مسیح پر استدلال کرنا شروع کر دیا؟

آخر کچھ تو بولئے : محض ٹیچی اور مٹھن لال کی بات کون بیوقوف مان لے گا؟

☆...... نیز آپ کا لکھنا کہ میں ذاتی طور پر شہرت پسند نہ تھا مجھے دھکے سے مشہور کر دیا گیا تھا۔ جناب من اس سے بڑا ثبوت سوائے قادیانی سے کہیں سے دستیاب ہونا مشکل ہے' کیونکہ آپ تو حصول شہرت کے لئے مصنف براہین بنے تھے' جگہ جگہ مناظرہ بازی کے چیلنج کئے تھے اگرچہ کامیابی تو کہیں سے بھی نہ ملی مگر شہرت ضرور حاصل ہو گئی تھی۔ چنانچہ پھر آپ نے اسی شہرت کو حصول زر کا ذریعہ بنایا کہ مکان بن گئے' نصرت جہاں صاحبہ عقد میں آگئی' جس کا اس دور میں گیارہ صد روپے حق مہر ادا کیا گیا' پھر اس کے ہزار قسم کے اللے تللے چلانے کے لئے دن رات روپے بٹورنے کے لئے ذرائع بروئے کار لائے جانے لگے' کبھی طبع کتب کے بہانے' کبھی لنگر خانہ کا بہانہ اور کبھی تبلیغ دین کا بہانہ' مگر اس زر سے نصرت بیگم کے اللے تللے زیادہ چلتے تھے اور کچھ آپ کی باتوں اور ٹانک وائن اور مختلف قسم کی مقویات پر اڑ لیے جاتے' تبلیغ میں تو کسی کو نصیب نہ ہوئی اور نہ ہی یہ مقصد تھا۔ ہاں تاج برطانیہ کی فدا کاری کے سلسلہ میں حرمت جہاد اور اطاعت سرکار کے راستہ پر دولت ضرور صرف ہوتی رہی۔ تبلیغ کا وہاں کیا موقعہ تھا؟

اچھا صاحب بات لمبی ہو گئی لہٰذا اسے سمیٹتے ہوئے عرض خدمت ہے کہ چلو ایک منٹ کے لئے تسلیم کر بھی لیا جائے کہ آپ جیسے دریگانہ کو مجبور کر کے منصب مسیحیت پر براجمان کر دیا گیا اور پھر منصب نبوت بھی آپ کو سونپ دیا گیا' مگر اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ بھی برآمد ہوا یا اتنی محنت و مشقت بے مقصد ہی ثابت ہوئی؟ لیجئے یہ حقیقت بھی آنجہانی کی زبان بے لگام سے ہی سماعت فرمایئے چنانچہ آپ سرکار خود ہی اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں کہ :

"آج سے چھبیس برس پہلے خدا نے

عزوجل براہین احمدیہ میں فرما چکا ہے کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا' دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

سو ان حملوں سے یہ آتشی انکار بھی ہے جن کی اس ملک میں بارش ہوئی یہ اسی قسم کے نشان ہیں جیسا کہ موسیٰ نبی علیہ السلام نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے' بلکہ وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں وہ موسیٰ نبی علیہ السلام کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے اس لئے خدا میرا نام موسیٰ رکھ کر فرماتا ہے:

"ایک موسیٰ ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا پر جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھاؤں گا یعنی عیسیٰ ابن مریم کے ظہور سے تو لوگ کچھ بھی متنبہ نہ ہوئے' اب میں اس بندہ کو موسیٰ کی صفات میں ظاہر کروں گا اور فرعون اور ہامان کو وہ دن دکھاؤں گا جس سے وہ ڈرتے تھے۔......

سو اے عزیزو! مدت تک میں مسیح ابن مریم کے رنگ میں دکھ اٹھاتا رہا اور جو کچھ قوم نے کرنا چاہا میرے ساتھ کیا اب خدا میرا نام موسیٰ رکھتا ہے' جس سے سمجھا جاتا ہے کہ مقابل کے لوگوں کا نام اس نے فرعون رکھا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۳'۸۴ خزائن ص ۵۱۹'۵۲۰ ج ۲۲)

ناظرین کرام! ذرا اس اقتباس کو توجہ سے ملاحظہ فرمایئے کہ جناب قادیانی نے کیسے کیسے حقائق کا انکشار فرمایا ہے:

"مرزا صاحب کا بار بار یہ کہنا کہ میں اپنی وحی میں تاویل کر لیتا یا اسے نظر انداز کر لیتا۔ آخر کیوں؟ صاحب بہادر آپ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک لمحہ بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا" (خزائن ص ۵۰۷ ج ۸)

گویہاں تو ۱۲ سال اور ۲۳ کا توقف اور تردد ہو رہا ہے' تو یا یہ بات غلط یا پہلی بات غلط؟ پھر تم نے یہ بھی لکھا کہ میں اپنی وحی میں یکدم بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں (ص ۲۱۴ ج ۳) مگر یہاں تو بیسیوں سال تردد ہو رہا ہے مگر پھر بھی ترقی ہی رہی۔ کافر تو تسلیم نہ کیا خدا نے پہلے تو مسلسل ۱۲ سال تک مجبور کر کے مرزا صاحب کو مسیح ابن مریم بنایا اور وہ بھی نہایت ہی انوکھے اور بے مثال فارمولے کے ذریعے کہ اول حضرت صاحب کو ۲ سال تک مریم بنائے رکھا۔ پھر اسے حمل کروایا' پھر دس ماہ کے بعد اس سے مسیح کو پیدا کیا' اتنے مراحل عبور کرنے کے بعد اسے مجبور کر کے مسیح بنایا گیا تاکہ دنیا جہاں کی اصلاح کرائی جائے؟ مگر افسوس صد افسوس نہیں ہزاروں لاکھوں افسوس کہ پھر بھی یہ مقصد پورا نہ ہو سکا۔ لہٰذا اس کے بعد جناب قادیانی کو مرتد اور دجال کر کے منصب موسیٰ پر براجمان کیا گیا۔ کیونکہ عیسیٰ نہایت نرم مزاج تھے ان کی کوشش سے لوگ کچھ بھی متاثر نہ ہو سکے۔ لہٰذا مرزا صاحب کو اس منصب سے ہٹا کر یا مزید ترقی دے کر مقام موسیٰ پر فائز کیا گیا' تاکہ جلالی اور تیری صورت میں عوام کی اصلاح کی جا سکے اور ساتھ ہی خدا نے کئی قسم کے جلالی وعدے بھی دیئے کہ میں ان کو خوب گھسیٹوں گا ان کو دوزخ دکھاؤں گا' نیز اولین مخالفین سید نذیر حسین اور مولانا محمد حسین بٹالوی کو فرعون و ہامان کا لقب بھی عنایت فرمایا تاکہ ان کو اس سطح پر لا کر مرزا صاحب کا مد مقابل بنایا جائے اور پھر ان کو اصلی فرعون و ہامان کے انجام بد سے دوچار کیا جا سکے' چنانچہ مرزا صاحب نے بھی فوراً یہ پیشگوئی جڑ دی کہ مجھے مخالف خاص کر بٹالوی صاحب ایک دن ضرور میرے مطیع ہوں گے مگر ہوا کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ جسے دنیا جہاں جانتی ہے' مولانا محمد حسین صاحب دم آخر تک مرزا صاحب کو رگڑتے تھے اور یہ اسی طرح منظن لال اور میز کرسی والے گرجدار فرشتے کے کہنے پر گیدڑ بھبکیاں سناتے رہے' بالآخر جب مرزا صاحب کو خوب معلوم ہو گیا کہ اوہو! یہ تو سب کچھ ایک ڈرامہ تھا جسے شیاطین نے میرے ساتھ کھیلا ہے یہ تو سب ابلیسی ٹیم میرے گرد منڈلاتی رہی ہے' ان کی تو ایک بات بھی سچی نہیں نکل رہی۔ نہ میری کوئی پیشگوئی صحیح نکل رہی ہے اور نہ ہی کوئی نشان نتیجہ خیز ثابت ہو رہا ہے۔ ان مسخروں نے مجھے محمدی بیگم کی پیشگوئی میں خوب ذلیل کیا۔ آتھم کے مقابلے میں از حد رسوا کیا' حرمین کے درمیان ریل جاری ہونے کے معاملہ میں میری خوب گت بنائی' مخالفین کے مغلوب ہونے کی بڑھانک کر مجھے خوب ذلیل کیا گیا اب میں خوب سمجھ گیا ہوں کہ یہ سب ڈرامہ تھا جو شیطانی ٹیم میرے ساتھ کھیل رہی تھی۔ مجھے مختلف مکروفریب میں مبتلا رکھ کر خوب ذلیل کر رہی ہے نہ میں مسیح ہوں نہ ہی موسیٰ' اور نہ ہی کوئی مجدد و مہدی وغیرہ ہوں' یہ سب بکواس تھی۔ ہاں افسوس اس سے تو بہتر تھا کہ میں بلا دعویٰ الہام و وحی اپنے وسائل پر بھی کچھ نہ کچھ دین کی خدمت کر لیتا' مگر اب کیا کروں میری تو عاقبت تباہ ہو چکی ہے' اچھا میرے مولا! اب کچھ تو فکر آخرت کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسی فکر آخرت کے زیر اثر آنجناب خود حقیقت کا اعلان کرتے ہیں کہ:

"میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدا عزوجل نے محض اپنی ناپیدکنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے (معجزات کی حقیقت تو ظاہر ہی ہے کہ سب ڈرامہ ہی نکلے' ناقل) مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا جو میری تمنا تھی' میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا...... اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالات کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی' اور مردہ ہوں نہ زندہ۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۹ مندرجہ خزائن ص ۹۳ ج ۲۲)

اسی کی دوسری جگہ لکھا کہ۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں انسان کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ناظرین کرام! خدارا! کسی کی طرف داری یا کسی تعصب کا اظہار نہیں بلکہ صحیح حقیقت آپ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے' ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب کی قلم و لسان سے ان کی تمام تحریک و مشن کا کچا چٹھا' اول سے آخر تک آپ کی خدمت میں پیش کردیا ہے کہ مرزا کہاں سے شروع ہوئے کیا کیا پلان کس کس مقصد کے لئے بناتے رہے اور پھر کن کن مراحل سے گزرتے ہوئے کہاں تک پہنچے اور پھر آخر میں نتیجہ کیا نکلا۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا

••

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ڈیفنس' کلفٹن' احسن آباد' گلشن معمار میں
پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لئے
ہم سے رجوع کریں

HOUSING CENTRE

REAL ESTATE CONSULTANT

2-c, Sunset Lane4, Phase II,
Ext. D.H. A. Karachi-75500
Phone:5881925, 5881971
Pager: 10245
Only Sunday: 6350257

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر او نیوز حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

محمد یوسف فخری

عقیدۂ ختمِ نبوّت قرآن مجید کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

قرآن و سنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا' چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

ماکان محمد أبا أحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین' وکان اللہ بکل شیئی علیما (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ : "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (ترجمہ تھانوی)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت یا رسالت پر فائز نہیں کیا جائے گا اور یہی امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے بارے میں دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں :

۱ :..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے والد نہیں

۲ :..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء جو آچکے ہیں ان سب کے اختتام پر آپ تشریف لائے گویا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دونوں امور کی تشریح ترتیب ذیل ہے :

۱ :..... آپ علیہ السلام کسی مرد کے والد نہیں :

خلاصتاً عرض کرتا چلوں کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طلوع ہونے سے پہلے عرب جن جاہلانہ اور مضحکہ خیز رسومات قبیحہ میں مبتلا تھے ان میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ لے پالک یعنی منہ بولے بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے اور اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے اور تمام احکام حقیقی بیٹے کے اس پر جاری ہوتے تھے' تو یہ رسم بہت سے مفاسد پر مشتمل تھی' اختلاط نسب' غیر وارث شرعی کو اپنی طرف سے وارث بنانا' ایک شرعی حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام آیا سلامتی لے کر آیا کفر وضلالت کی اندھیریوں سے ایمان و صراط مستقیم کے اجالوں میں لے کر آیا' تمام غلط رسومات ورواج کو جڑ سے اکھاڑ کر ایسے قوانین دیئے جس سے سب کو حقوق پورے مل جائیں' تو اس رسم یعنی متبنیٰ (لے پالک) بنانے کی رسم کو توڑ دیا اور یہ اعلان کر دیا :

ترجمہ : "اور اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے' یہ بات ہے اپنے منہ کی اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی راستہ سمجھاتا ہے' پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کے نام سے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے یہاں۔" (سورۂ احزاب)

اب یہ حکم نازل ہوا اور لے پالک کا اس کے والد کے نام سے پکارنے کا حکم آیا' حالانکہ نزول وحی سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو (جو کہ آپ علیہ السلام کے غلام تھے) آزاد فرماکر لے پالک بیٹا بنایا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو "زید بن محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو "زید بن حارثہ" کہنا شروع کر دیا۔

واقعہ طویل ہے جس میں حضرت زیدؓ کا حضرت زینبؓ سے نکاح ہوا وغیرہ (تفصیل ختم نبوت از مفتی شفیع صاحبؒ ملاحظہ فرما سکتے ہیں)

☆..... اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ "آپ کسی مرد کے والد نہیں" یعنی اس بات کی نفی فرما دی کہ زیدؓ کے آپ علیہ السلام والد نہیں اس وجہ سے آپ کا ان کی اہلیہ سے نکاح جائز ہے۔

اشکال : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار فرزند ہوئے قاسم' طیب اور طاہر (حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے) اور ابراہیم (حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن مبارک سے) پھر یہ ارشاد کیسے صحیح

ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں۔

جواب :...... یہ خود قرآن کریم کے الفاظ میں موجود ہے کیونکہ اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاروں فرزند بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے' ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں رجالکم کی قید اسی لئے بڑھائی گئی ہے۔

نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نزول آیت کے وقت آپ کا کوئی فرزند موجود نہ تھا۔ قاسم' طیب اور طاہر رضی اللہ عنہم کی وفات ہوگئی تھی اور ابراہیمؓ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے لہٰذا اس وقت کے لحاظ سے تو مطلقاً کہنا بھی درست تھا کہ آپ علیہ السلام کسی مرد یا لڑکے کے باپ نہیں۔
(ختم نبوت ص ۵۳)

یہ آپ علیہ السلام سے نفی فرمادی کہ آپ کسی مرد یا لڑکے کے والد نہیں اور آپ علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو تو مرد کہنے کی نوبت ہی نہ پہنچی۔ اس کے برعکس ہم آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی عرف مسیلمہ پنجاب کے بارے میں بتاتے ہیں جس کی پانچ اولادیں ہوئیں :

اب مرزا صاحب کے بقول کہ "وہ خود وہی محمد ہیں اور ان کا نام براہین احمدیہ میں بیس سال پہلے رکھا جاچکا ہے" تو اسی محمد کے ظل و بروز ہونے کا دعویٰ کیا۔

آپ جانتے ہیں کہ ظل (یعنی سایہ) اور اصل میں فرق نہیں ہوتا بلکہ دونوں ایک ہی ہوتے ہیں' کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خود یہ ہوں اور میری صفات یہ ہیں اور میرے متعلقین و اولاد یہ ہیں اور میرے ظل کے یہ نہیں بلکہ ان سے مختلف ہیں' اب مرزا صاحب ظل نے' تو ہونا چاہئے تھا کہ مرزا صاحب بھی اس آیت کے ذیل میں ہوتے یعنی "کسی مرد کے باپ نہیں ہوتے" مگر ہم بتاتے ہیں مرزا صاحب کے اولاد بھی ہوئی اور وہ بچپن میں مرے نہیں بلکہ اپنے لعنتی باپ کے نقش و قدم پر چل کر اس کا سہارا بنے۔ آج اس کا پوتا سہارا بنا ہوا ہے مرزا طاہر قادیانی۔

مرزا صاحب نے اپنے خاندان میں نکاح کیا ان سے دو بیٹے ہوئے۔ مرزا سلطان احمد' مرزا فضل احمد پھر ان بی بی کو ۱۸۹۱ء میں طلاق دے دی۔ دوسری شادی سے تین اولادیں ہوئی مرزا بشیر الدین محمود' مرزا بشیر احمد (مصنف سیرۃ المہدی)' مرزا شریف احمد (قادیانیت ص ۲۳ ملخصاً)

۲ :...... "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاؑ علیہم السلام کے اختتام پر ہیں۔" پہلے جملہ میں بتلایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں' اس پر سرسری نظر میں چند شبہات پیدا ہوسکتے ہیں' ان کے ازالہ کیلئے یہ دوسرا جملہ لفظ "لکن" کے ساتھ فرمایا کیونکہ یہ لفظ لغت عرب میں اسی لئے وضع کیا گیا ہے کہ پہلے کلام میں جو شبہ ہوتا ہے اس کو دفع کرے' وہ شبہات یہ ہیں :

شبہ اول : جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابوت ثابت نہیں تو شفقت پدری جو کہ لازمہ ابوت ہے وہ بھی آپ علیہ السلام میں موجود نہ ہوگی' حالانکہ ایک نبی اور رسول کے لئے امت پر غایت درجہ شفیق ہونا ضروری ہے۔

شبہ دوم : ہر نبی اپنی قوم اور امت کا باپ ہوتا ہے یہ مشہور ہے' امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں کہ اور ہر وہ شخص باپ کہا جاتا ہے جس کو اس کی ایجاد یا اصلاح یا ظہور میں دخل ہو اور اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو المومنین کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں اور ان کی ازواج (رضی اللہ عنہن) مومنین کی مائیں ہیں' اور بعض قرأت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے باپ ہیں۔" (مفردات القرآن للراغب)

غرض نبی ہونے کے لئے باپ ہونا لازم ہے' پس آیت مذکورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوت (باپ ہونے) کی نفی کی گئی تو کسی سطحی نظر والے کو یہ وہم پیدا ہوسکتا ہے کہ جب ابوت نہیں جو کہ لازم نبوت ہے تو شاید نبوت بھی نہ ہوگی۔

شبہ سوم : جب آپ سے ابوت کی نفی کی گئی ہے تو اس میں بظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص لازم آتی ہے کہ آپ علیہ السلام کے کوئی نرینہ اولاد نہیں نیز ان کفار کو ہنسنے کا موقع ملتا ہے جو آپ پر ابتر (لاولد) ہونے کا عیب لگاتے ہیں۔

ازالہ شبہات : اب یہ شبہات لفظ "لکن" کے لانے سے ختم ہوگئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی فرزند نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہیں' لیکن آپ خدا کے برگزیدہ رسول ہیں اور ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے جیسا کہ امام راغبؒ کے قول سے تصریح ہوتی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ ابوت دو قسم پر ہیں ایک ابوت جسمانیہ (نسبیہ و رضاعیہ) اس میں احکام حلت و حرمت سب ہوتے ہیں

دوسرا ابوت روحانیہ جس پر احکام یہ نہیں ہوتے بلکہ اولاد کی جانب سے تعظیم اور باپ کی جانب سے شفقت مثل نسبی و صلبی باپ کے ہوتی ہے' بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے اور یہ شفقت و تعظیم ایسی ہوتی ہے جیسے کہ استاذ و شاگرد' پیر و مرید کے درمیان ہوتی ہے' لہٰذا آیت مذکورہ میں ابوت جسمانیہ سے نفی کی گئی ہے اور "ولکن" سے ابوت روحانیہ کا اثبات کیا گیا ہے۔

اس ایک جملہ "ولکن رسول اللہ" نے تینوں شبہات کو اٹھا دیا کہ:

ازالہ شبہ اول: اس سے معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور روحانی باپ یعنی رسول کی شفقت اور عنایت اپنی اولاد پر بہ نسبت نسبی باپ کے بہت زیادہ ہوتی ہے' اسی وجہ سے آپ کے نسبی باپ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی شفقت اور رحمت میں کمی آنا لازم نہیں آتا۔

ازالہ شبہ دوم: یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نبی کے لئے جس قسم کا باپ ہونا لازم ہے اس کی نفی آیت میں نہیں بلکہ صرف نسبی و رضاعی باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے' اس لئے دوسرا شبہ بھی ختم ہوا۔

ازالہ شبہ سوم: یہ بھی خوبی معلوم ہو گیا کہ آپ لاولد اور مقطوع النسل (ابتر) نہیں' جیسا کہ کفار کہتے ہیں بلکہ آپ کی اتنی اولاد ہے کہ دنیا میں نہ آج تک کسی کی ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی' کیونکہ آپ امت کے تمام افراد کے باپ ہیں۔ (وللہ الحمد والشکر)

یہ تینوں شبہات اٹھ گئے' لیکن خدائے تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت خوب آشکارا فرما کر ان کے فضائل و کمالات اور اعلیٰ درجہ کے شفیق اور مہربان ہونے پر قوموں اور امتوں کو مطلع فرمادے' تاکہ غافل و مغفل لوگ ہوش میں آجائیں اور اس خدا کے آخری رسولؐ کے قدم چوم لیں تو رب تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ایک ایسا نام' لقب دینا چاہا جو کسی نبی کو نہ دیا ہو' آدم علیہ السلام کو ابوالبشر دیا' ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء دیا لیکن اپنے حبیب کو ان سب القاب سے بڑا لقب دیا اور واضح فرمادیا "وخاتم النبیین" (اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں)

یہ لقب دینے کی وجہ تو وہی علیم و خبیر خوب جانتا ہے' اس نے اپنے کلام حق میں کیا کیا اسرار و نکات رکھے ہیں اور کیا کیا فوائد اس میں ہیں' ہم جس قدر اپنے افکار سے سمجھ سکے اس کو بیان کرتے ہیں' اس جملہ میں چند فوائد مد نظر ہیں:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے:

"ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ابتر اور مقطوع النسل ہونے کا الزام لگاتے تھے' یہ بتلا دینا ہے کہ اے غافلو! تم جس پاکباز انسان پر ابتر ہونے کا عیب لگاتے ہو وہ اتنی مخلوق کا والد ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں نہیں' کیونکہ رسول اپنی امت کے روحانی باپ ہونے کی وجہ سے کثیر التعداد روحانی اولاد رکھتے ہیں' لیکن دوسرے رسول کی آمد پر وہ امت پھر اس دوسرے رسول کی روحانی اولاد بن جاتی ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ (فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم) کا سلسلہ نبوت تو قیامت تک ہے اور کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا اس وجہ سے قیامت تک آنے والی تمام امت آپؐ کی اولاد ہوئی' تو گویا خاتم النبیین کے لفظ کو بڑھا کر کفار کو اچھی طرح ذلیل کرنا مقصود ہے کہ اے کفار اور ان کے نقش و قدم پر چلنے والو! اس نیلے سائبان کے تحت اور فرش خاکی پر جو بھی پیدا ہونے والی ہستیاں ہیں وہ سب آپ کی اولاد ہیں' پھر ظاہر ہے کہ آپ کی اتنی اولاد قیامت تک ہو جائے گی کہ اندازہ سے باہر ہے۔"

حدیث شریف میں ہے کہ "قیامت کے روز ملائکہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جتنے لوگ آئے ہیں اتنے کسی نبی کے ساتھ نہیں آئے۔"

امت کو تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ ہوا و ہوس کے بندو! یہ ہمارا آخری نبی اور رسول آرہا ہے جو ہمارا آخری پیغام لے کر تمہاری طرف آرہا ہے' ہوش میں آجاؤ' اس کی اتباع اور اس طریقہ کی اتباع کرو' دین و دنیا' معاش و معاد کو درست کر لو اور یاد رکھو کہ یہ آخری نبی ہے پھر کوئی جدید نبی مبعوث نہ کیا جائے گا' پھر کوئی جدید کتاب نازل نہ ہوگی' اسی کے اتباع پر دنیا و آخرت کی فلاح کا مدار ہے' اب بھی غنیمت جان کر طعن و تشنیع سے باز آجاؤ۔

چونکہ اس آیت میں باپ ہونے کی نفی فرمائی پھر ابوت روحانی کا اثبات فرمایا جو کہ ابوت جسمانی سے زیادہ شفقت کا مادہ رکھتا ہے اور پھر اس ابوت روحانی کی کمال شفقت کو بیان کرنے کی خاطر خاتم النبیین کہا' یعنی اول تو ہر نبی و رسول اپنی امت پر شفیق ہوتا ہے' لیکن جو نبی و رسول ایسا ہو جس کو معلوم ہو کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو ظاہر ہے کہ وہ زیادہ شفیق اور مہربان ہوگا کیونکہ وہ رسول جن کے بعد دوسرے رسول و نبی کے آنے کی توقع ہو تو اگر اس سے کوئی چیز باقی رہ جائے تو وہ بعد میں آنے والا نبی پورا کر دے گا' لیکن جو آخری نبی ہو وہ تو یہ توقع نہیں رکھ سکتا کہ میرے بعد کوئی آئے گا جو

ان کی اصلاح کرے تو وہ تو ایسا صاف راستہ ظاہر کر کے جائے گا کہ بعد میں کہیں گمراہی کا خطرہ نہ ہو۔

جیسا کہ ایک باپ جب اپنے پیچھے اولاد چھوڑنے والا ہو اور کوئی متعلقین میں ایسا نہ ہو جو ان کی نگرانی کر سکے تو یقیناً وہ ایسا انتظام اپنی حیات میں کر کے جائے گا کہ آئندہ اس کی اولاد محتاج نہ ہو' چنانچہ ہمارے آقا و سردار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انتظام فرمایا ایسا سیدھا راستہ چھوڑا کہ جس پر چلنا بہت ہی آسان ہو گیا اور پھر نہ نبی کی ضرورت رہی نہ کتاب کی' نہ شریعت کی ضرورت رہی نہ کسی اور تعلیم کی اور پھر اس تکمیل دین صراط مستقیم کا اعلان ان الفاظ میں فرما دیا :

الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی

ترجمہ :"آج ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔"

الغرض اس لفظ خاتم النبیین سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ آپ علیہ السلام اپنی امت پر بہ نسبت اور انبیاً علیہم السلام کے زیادہ شفیق اور مہربان ہیں۔

یہ تو تمام تفصیل آپ اس آیت کی جان چکے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس امت سے جب ابوت جسمانی کا رشتہ نہیں تو روحانی کیسے وغیرہ تمام تفصیل جان چکے ہیں۔ صرف دو باتیں ہیں پھر ہم اس بحث کو ختم کرتے ہیں :

(۱)...... آیت شریفہ میں آپ کی رسالت کے بارے میں فرمایا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں' پھر آگے فرمایا کہ انبیاً علیہم السلام کے ختم پر ہیں۔

(۲)...... لفظ خاتم النبیین سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لعنۃ اللہ اور ان کی جماعت قادیانی کیا مراد لیتے ہیں :

"ذکر رسالت اور خاتم النبیین" (ﷺ)

اول : جاننا چاہئے کہ رسول اور نبی میں آیا کوئی فرق ہے یا نہیں؟

ہم جمہور اہلسنت والجماعت اور علماً سلف کی تحقیق پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ :

"نبی عام ہے' رسول خاص ہے کیونکہ اصطلاح شرع میں صرف اس شخص کو کہا جاتا ہے "رسول" جس کو خداوند عالم کی طرف سے کوئی کتاب دی گئی ہو یا وہ نبی جو مستقل شریعت لے کر آیا ہو اور "نبی" کے لئے ان دونوں میں سے کوئی شرط نہیں بلکہ اس شخص کو کہا جاتا ہے "نبی" جو صاحب شریعت و کتاب ہو اور اس شخص کو بھی جس کو خداوند عالم کی جانب سے وحی ہو اور وہ تبلیغ احکام کرتا ہو' لیکن اس کے لئے کتاب یا شریعت جدیدہ نہیں بلکہ وہ پہلی کتاب یا شریعت کی تعلیم و تبلیغ کرے اور پہلے نبی کا تابع ہو۔

قرآن حکیم کی متعدد آیات اس تحقیق پر شاہد ہیں :

"وماأرسلنا من رسول ولا نبی الأیہ"

ترجمہ :"نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول اور نہ نبی مگر اس طرح......"

جس میں لفظ رسول کے بعد لفظ نبی بغرض تعمیم بعد التخصیص ذکر کیا گیا ہے' نیز حدیث شریف میں آیا ہے :

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ہیں اور رسول تین سو پندرہ جن میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (لمن الحق ان راہوبہ)

اس حدیث پاک نے بالکل صاف کر دیا کہ رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟ اور انبیاً بہ نسبت رسول کے زیادہ ہوئے ہیں' ہاں البتہ بعض مرتبہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ توسعاً و مجازاً بولا جاتا ہے۔

دوم : اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے رسول ہونے کو فرمایا کہ :

"ولکن رسول اللہ" پھر فرمایا کہ نبیوں کے ختم پر ہیں کہ "وخاتم النبیین" یہ نہ فرمایا کہ رسولوں کے ختم پر ہیں کہ وخاتم المرسلین کیا وجہ ہے؟

اس کا جواب تو اللہ ہی جانتے ہیں کیونکہ یہ اسی کا کلام ہے اور متکلم اپنے کلام کو زیادہ صحیح جانتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر رسول اور نبی کی تعریف میں فرق بیان کیا گیا ہے کہ رسول خاص اور نبی عام ہوتا ہے' یعنی ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا کیونکہ خاص عام کے تحت ہوتا ہے الأخص تحت الأعم لیکن عام خاص کے تحت (نیچے) نہیں ہوتا۔

تو رب تعالیٰ نے عام فرما کر بتا دیا کہ نہ اب کوئی رسول آسکتا ہے نہ کوئی نبی آسکتا ہے' نہ نئی شریعت لے کر کوئی آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اسی شریعت پر عمل کرانے کے لئے آسکتا ہے نہ جدید کتاب آسکتی ہے نہ کوئی اسی کتاب پر عمل کرانے کے لئے بھیجا جا سکتا ہے۔

البتہ خلفاً وقت آئیں گے اور وہ اس امت کی قیادت کریں گے۔ یہاں ایک حدیث نقل کرتا ہوں :

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود

ان کے انبیا آیا کرتے تھے' جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے" (صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج اول از "تحفہ قادیانیت")

اسی طرح اس امت میں مجدد بھی آتے رہیں گے جیسا کہ ابوداؤد ص ۲۳۳ ج ۲ میں ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگوں کو کھڑا کردے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کریں گے۔" (تحفہ قادیانیت حوالہ ۱۱)

ان آیات واحادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا لفظ مطلقاً ذکر فرمایا ہے جس سے تشریعی نبی' غیر تشریعی نبی' ظلی نبی' بروزی نبی ہر طرح کی نفی فرمادی اب چاہے مرزا صاحب جتنا چیخیں' چلائیں اور ان کے خلفا جتنا کہیں کہ مرزا نبی ہے' ظلی نبی ہے ہم نہیں مانیں گے کیونکہ قرآن کلام رب العالمین نے صاف صاف فرمادیا ہے اب کسی کے بننے کی بات ہی نہیں۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم)

۲: لفظ خاتم النبیین سے مرزا صاحب اور ان کی قادیانی امت کیا مراد لیتی ہے:

"پس باوجود اس شخص (مرزا قادیانی ...ناقل) کے دعوائے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد واحمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔" (ایک غلطی کا ازالہ از مباحثہ راولپنڈی ص ۱۴۸)

مرزا قادیانی جہنم مکانی صاحب لکھتے ہیں:

"مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور اس سے مہر خاتمیت ٹوٹتی نہیں کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیۂ کریمہ "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۲۶۵'۲۶۶ از احتساب قادیانیت ص ۸۱ ج ۲)

ختم نبوت پر مختصر نوٹ:

"ختم" کا لفظ قرآن میں سات مقامات پر آیا ہے' جہاں بھی آئے اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کا اس طرح بند کرنا کہ نہ اس سے کوئی چیز نکل سکے اور نہ اندر داخل ہو سکے' جیسے باری تعالیٰ کا فرمان "ختم اللہ علی قلوبہم" اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے اندر سے کفر نکل سکتا ہے اور نہ ایمان باہر سے داخل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ نہ ان سے پہلے نبیوں کی نبوت ختم ہوگی اور نہ ان کے بعد کوئی نیا نبی آئے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ سے دو سو احادیث منقول ہیں جن سے ان کے خاتم النبیین ہونے کا ثبوت ہے۔ (ملاحظہ ہو ختم نبوت از مفتی شفیع صاحبؒ)

قادیانی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ میں نبیوں کی مہر ہوں جو آپ کی اتباع کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نبی بنادیں گے۔

جواب: اتباع تو صحابہؓ نے سب سے زیادہ کی ہے' خصوصاً خلفاء راشدینؓ نے جن کی سنت یعنی طریقہ کے اتباع کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمایا لیکن کیا وہ نبی نہ بنے اور کیا چودہ سو سال میں کسی نے کامل اتباع نہ کی' کیونکہ اگر کی ہوتی تو کوئی آدمی تو نبی ہوتا اور کیا چودہ سو سال میں صرف وہی اتباع کر سکا جو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا چھوٹا بھائی مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی تھا اور کسی نے اتباع نہیں کی تو یہ امت پھر خیر امت نہ رہی۔

مرزا کہتا ہے کہ میں نبوت کے لئے مخصوص ہو گیا ہوں اور قیامت تک اور نبی نہ ہوگا۔

جواب: پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (جو لقب اللہ نے دیا ہے وہ) نہ ہوئے بلکہ خاتم النبی ہوئے۔

جواب: اتباع سے نبوت ملے تو نبوت کسبی بن جائے گی وہبی نہ رہے گی جبکہ نبوت کو کسبی کہنا کفر ہے اور (مرزا صاحب تو کافر ہی رہے)

جواب: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اتباع کرنے والے کو مہر سے نبی بناتے ہیں تو وہ خاتم النبیین بعد والوں کے لئے ہوں گے پہلے والوں کے لئے نہ ہوں گے' جبکہ قرآن کہتا ہے کہ وہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے لئے خاتم النبیین ہیں۔

مرزا بدبخت کہتا ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مجھ تک نہ نبی آیا ہے اور نہ قیامت تک آئے گا" تو ان کو کہنا چاہئے کہ قادیانیوں سے یہ بات نہ کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہوئی یا نہ ہوئی بلکہ یہ عنوان رکھو کہ آخری نبی کون ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ؟

مرزا کی کتاب میں ہے اس نے لکھا ہے کہ میں آخری بیٹا ہوں خاتم الاولاد ہوں' میرے بعد اولاد نہیں ہوگی۔ اگر خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ جو آپ کی اتباع کرے گا اس پر مہر لگاتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ خاتم الاولاد کا معنی بھی یہی ہوگا کہ مرزا مہر لگاتا جائے اور وہاں سے اولاد نکلتا رہے اور خاتم الاولاد کا وہ معنی کریں کہ اس کے بعد اولاد نہ ہوئی تو خاتم النبیین کا معنی بھی یہی ہوگا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(مقالات مذہب ملت ص ۹۰ تا ۹۲ مختصراً مولانا [illegible] صاحب)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆………☆☆

بابو شفقت قریشی سہام' صدر رفیق حجاج کمیٹی راولپنڈی

عازمین حج کے لئے اہم معلومات

مکرمی: بعض حضرات اس غلط فہمی میں ہوتے ہیں کہ جس طرح عید یا جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے شاید کہ حج کی نماز بھی پڑھی جاتی ہوگی عموماً یوں کہا جاتا ہے کہ حج پڑھنے کے بعد ہم نے یوں کیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ تو حج کی کوئی نماز ہوتی ہے اور نہ ہی ۱۰ ذوالحجہ کو عید کی نماز ادا کی جاتی ہے بلکہ عرفات کے میدان میں جمعہ کی نماز بھی حاجیوں کو معاف ہوتی ہے۔ سات چکر لگانے سے ایک طواف بنتا ہے یا مکمل ہوتا ہے' لیکن ناسمجھی کے باعث بعض سادہ لوح حجاج سات چکروں کو سات طواف کہہ دیتے ہیں۔ ایک غلط فہمی یہ ہوتی ہے کہ وہاں معلم ہوتے ہیں جو حاجیوں کو طواف سعی' دعائیں بھی پڑھاتے ہیں اور حج بھی کراتے ہیں اس وجہ سے مناسک حج سیکھنے میں دلچسپی بہت کم لیتے ہیں' جب واپس آتے ہیں تو تشنگی باقی رہ جاتی ہے وہ اس لئے کہ آج کل نہ تو پہلے والے معلمین ہوتے ہیں اور نہ ہی عمرہ اور حج کی ادائیگی میں ان کی طرف سے کوئی مدد مل سکتی ہے۔ چند سالوں سے معلمین کی کارپوریشن بنادی گئی ہے' جس کو موسسہ کہتے ہیں۔ ہر معلم کا ایک دفتر ہوتا ہے جسے مکتب کہتے ہیں۔ نام کی بجائے مکتب کا نمبر ہوتا ہے۔ عموماً مکتب نمبر ایک سے مکتب نمبر ۱۶ تک پاکستانی حجاج کے لئے ہوتے ہیں' ایک مکتب یا معلم کو تقریباً ۵ ہزار حجاج کے پاسپورٹ سنبھالنے' ٹرانسپورٹ اور خیموں کا انتظام سونپا جاتا ہے۔ رہائش کی فراہمی ہماری وزارت مذہبی امور کی ذمہ داری ہوتی ہے معلمین یا مکاتب کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ ایک غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ فلاں عزیز سعودیہ میں ملازم ہے وہ جدہ سے آکر لے جائے گا' حج کرا کے جہاز پر بٹھادے گا' حقیقت حال یہ ہے کہ وہ جدہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے عمرہ کے عازمین کو تو رشتہ دار ساتھ لے کر عمرہ کرا سکتے ہیں لیکن حاجیوں کا ٹرمینل علیحدہ ہے اور وہاں تک کسی رشتہ دار کا استقبال یا الوداع کرنے کے لئے آنا ناممکن ہے کیونکہ وہ عام لوگوں کے لئے ممنوعہ ایریا ہوتا ہے۔ جب ہمارے عازمین حج جدہ حج ٹرمینل پر اپنے عزیزوں کو موجود نہیں پاتے تو پریشان ہوجاتے ہیں حالانکہ وہ بے چارے تو قانوناً وہاں نہیں آسکتے۔ البتہ مکہ پہنچنے کے بعد وہ اپنے حاجیوں سے مل کر ان کی خدمت کرسکتے ہیں اسی طرح وہ رشتہ دار نہ تو حاجیوں کی بسوں میں سفر کرسکتے ہیں نہ ان کے ساتھ کمروں میں قیام کرسکتے ہیں اور نہ ہی منیٰ' عرفات کے خیموں میں حاجیوں کے ساتھ رہ سکتے ہیں بلکہ خیموں کے کیمپ میں جانے کے لئے انہیں استقبالیہ پر اقامہ جمع کرانا پڑتا ہے جو ملاقات کے بعد وہ لے سکتے ہیں۔ مذکورہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عازمین حج کو چاہئے کہ سفر حج قیام اور مناسک حج کی آگاہی اور دوسرے انتظامی امور سے مکمل آگاہی حاصل کرکے جائیں اور دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے خود انحصاری کا جذبہ اپنائیں۔ خدام الحجاج' سینٹرل اسٹاف میڈیکل مشن کی رہنمائی اور مدد بھی ہر جگہ یا ہر وقت میسر نہ آئے گی' اس لئے زیادہ امیدیں ان سے بھی وابستہ نہ کریں۔ گروپ میں حج پر جانے والوں کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان کی رہائش یہاں سے الاٹ ہوتی ہے' جس کی فہرستیں کمپیوٹر میں فیڈ کردی جاتی ہیں۔ ملاقاتی جب اپنے ہم وطن حجاج کے بارے میں پوچھنے آتے ہیں تو کمپیوٹر کی مدد سے ان کی رہائش' نام' نمبر' گلی محلہ' اور سڑک بآسانی مل جاتی ہے۔ لیکن نان گروپ والے چونکہ رہائش کا انتظام خود کرتے ہیں اس لئے ان کے پتے کمپیوٹر میں نہ تو فیڈ ہوتے ہیں اور نہ ہی پاکستان ہاؤس یا سیکٹر آفس سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ وزارت مذہبی امور نے نان گروپ والوں کو یہ سہولت دے رکھی ہے کہ وہ وزارت مذہبی امور کو اپنے مکانات کے پتے بینک کے ذریعے بھجوادیں تاکہ کمپیوٹر میں فیڈ کرکے سعودی عرب روانہ کردیئے جائیں یا پھر مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد پاکستان ہاؤس میں رہائشی پتے نوٹ کرائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ملاقاتیوں کو آسانی ہوگی اور گمشدگی اور حادثات وغیرہ کی صورت میں پاکستان ہاؤس یا سیکٹر آفس سے رابطہ رہے گا۔ جو عازمین حج مکہ سے منیٰ' عرفات اور واپسی کا سفر اپنے انتظام پر کرنا چاہتے ہیں ان سے کرایہ تو حاجی کیمپ میں کٹ جائے گا لیکن ان کو چاہئے کہ مکتب الوکلاء جدہ سے جب بسوں کے ٹکٹ ملیں تو ان مقامات کا ٹکٹ علیحدہ کرکے سنبھال لیں حج کے بعد جدہ ایئرپورٹ پر ۵۰ ریال پر ٹکٹ پیش کرکے ریفنڈ لے لیں' مکہ معظمہ سے پیدل منیٰ جانا چاہیں تو پاکستان ہاؤس مکہ کے قریب سے سرنگ میں داخل ہوں' سرنگ سے نکلتے ہی سائبان شروع ہوجائیں گے جو شیطانوں تک گئے ہوئے ہیں۔ خیمہ کا کارڈ مکتب سے پہلے ہی حاصل کرکے شاہراہ جواہرہ پر پہنچیں اس سڑک پر آپ کا خیمہ ہوگا منیٰ سے عرفات پیدل سفر کرنے کے بجائے ٹرانسپورٹ پرائیوٹ استعمال کریں۔ عرفات سے رات کو پیدل مزدلفہ بسوں سے پہنچ جائیں گے۔ مزدلفہ کے اس حصہ میں رات گزاریں جو منیٰ کی طرف ہے تاکہ فجر کی نماز کے بعد کم سفر منیٰ کے لئے طے کرنا پڑے۔ طواف زیارت کے لئے اور حج کے بعد بھی سرنگوں کے راستہ مکہ معظمہ جائیں یہ فاصلہ بہت کم ہوگا۔ ڈائریکٹر حج مکہ اور مدینہ کو چاہئے کہ نان گروپ والوں کے لئے سیکٹروں میں نئے کاؤنٹر قائم کئے جائیں جہاں وہ پہنچتے ہی اپنے رہائش کوائف نوٹ کراسکیں۔

☆☆..................☆☆

عبدالخالق بھٹی (ناظم نشر و اشاعت کویت)

فتنۂ پرویزیت۔ ایک تعارف

امت مسلمہ کی جمعیت، جماعت اور اجتماعیت کو ختم کرنے کے لئے طاغوتی طاقتیں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اس مقصد کے لئے کبھی جھوٹی نبوت، کبھی بنیاد پرستی، کبھی حقوق انسانی اور کبھی عقلیت پرستی کے باطل دعاوی سے دین حق کی حقانیت کو مسخ کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ جس طرح قادیانیت کا فتنہ مسلم امہ کے لئے مہلک ہے اسی طرح فتنہ پرویزیت بھی جس کا مقصد رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث سے انکار کرنا اور کروانا ہے اور حدیث کا انکار کرکے دین اسلام کی مسلمہ حدود کو مسمار کرنا ہے۔ قارئین کرام! فتنہ پرویزیت کی سنگینی سے آگاہی کے لئے چشم کشا تحریر ملاحظہ فرمائیں...... (مدیر)

عالم اسلام مختلف ادوار میں گوناگوں داخلی وخارجی فتنوں کا شکار رہا ہے ان فتنوں کے محرکین کا ہمیشہ ایک ہی ہدف رہا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے مذہب اور عقائد کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار کر کے ان کی مرکزیت ختم کی جائے تاکہ ان کی قوت کبھی مجتمع نہ ہو سکے اور ہمیشہ انتشار کا شکار رہیں۔ اس مقصد کے لئے کبھی جھوٹی نبوت، کبھی بنیاد پرستی، کبھی حقوق انسانی، کبھی عقلیت پرستی کے باطل دعاوی سے دین حق کی حقانیت کو مسخ کرنے کی مذموم کوششیں ہوتی رہی ہیں اور اہل اسلام کی صفوں میں موجود منافقین نے ایک طے شدہ منصوبہ کے مطابق اپنے مادی وسائل کی کثرت، ذرائع ابلاغ پر کنٹرول اور ارباب اختیار تک رسائی کی بدولت اپنی قوت اثر سے اس کردار کو ہمیشہ موثر طور پر ادا کیا ہے اور اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو نشانہ بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام انفرادی اور اجتماعی طور پر مذہبی منافرت کا شکار ہیں اور مختلف گروہ بندیوں میں بٹے ہوئے ہیں ان کی قوت منتشر ہو چکی ہے اور وہ باطل و الحادی قوتوں کے آگے بے بس ہیں۔

عالم اسلام کے ابتدائی دور میں منکرین حدیث کا فتنہ پہلی دفعہ ظہور پذیر ہوا جو اہل علم کی طویل جدوجہد سے کیفر کردار تک پہنچایا گیا، مستشرقین نے اسی رخ سے اپنی نام نہاد ریسرچ کی آڑ میں اسلام پر وار کیا اور خارجی ذہن رکھنے والے کمزور ایمان کے حامل پڑھے لکھے افراد کو اس مشن پر لگایا کہ وہ مسلمانوں کے اندر رہتے ہوئے عقلیت کی آڑ میں ان کے عقائد و ایمان کو مشکوک بنا کر اسلام و ایمان سے منحرف کریں، اس مقصد کے لئے مستشرقین کے تعلیمی اداروں میں ریسرچ سینٹر قائم کئے گئے، جنہوں نے مستشرقی بنیادوں پر اسلام کے خلاف مختلف جہات سے کام کیا اور مختلف اسلامی ممالک میں دانشوروں اور مفکرین کے پرکشش ناموں سے اپنے ایجنٹ تیار کئے، جنہوں نے اپنے آقاؤں کے مشن کی تکمیل کے لئے بھرپور انداز میں اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی ریسرچ کے نام سے تحریری اور تقریری کام کے حوالے سے عوام الناس کو گمراہ کرنا شروع کر دیا اور اپنی خود ساختہ جدت فکر کی آڑ میں دین اسلام کی نئی تشریح کی بنیاد رکھ دی جو مسلم امہ کے متفقہ اور معروف و مروج نظریات اور مسلمہ حقائق کے بالکل برعکس تھی اور جس میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجیت کا انکار کر کے دین کی ان مسلمہ حدود کو مسمار کر دیا گیا، جو دین اسلام کی پہچان تھیں اور جن پر قرون اولی سے مسلم امہ کا متفقہ اجماع بطریق تواتر چلا آرہا تھا بد قسمتی سے پاکستان میں انکار حدیث

کے فتنہ عظیم کی بنیاد انڈین سول سروس کے ایک ملازم غلام احمد پرویز نے رکھی، جس نے اپنے آپ کو ایک جدید مفکر قرآن کی حیثیت سے متعارف کروایا اور اپنی تحریک کا نام بزم طلوع اسلام رکھا بظاہر یہ نام اقبال کی ایک نظم سے ماخوذ کیا گیا لیکن حقیقت میں اقبالؒ کی شہرت و اثر سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے عوام الناس کے ذہنوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا محض یہ ایک حیلہ تھا اسی طرح ارباب اختیار اور بیوروکریسی تک اپنا اثر ورسوخ پیدا کرنے کے لئے سیاق و سباق سے عاری پرویز کے نام قائد اعظم کے ایک عمومی خط کی تشہیر کی گئی تاکہ تحریک پاکستان اور قائد اعظم سے پرویز کا تعلق ثابت ہو سکے۔ اس طرح سے سیاسی رخ سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی چنانچہ ایوبی دور کی سرپرستی میں بزم طلوع اسلام کی پرویزی تحریک ایک منظم شکل اختیار کر گئی جس کے تحت پرویز نے اپنی متعدد تصانیف اور لیکچرز کے ذریعہ دین اسلام کا نیا نقشہ پیش کیا جس کا حقیقت اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا یہ نقشہ باطل و گمراہ کن اور اسلام دشمن پرویزی نظریات پر مبنی تھا، جن میں حجیت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کی گئی۔ صلوٰۃ و زکوٰۃ، جن و ملائکہ، جنت و دوزخ، وجود آدم ؑ، معراج، اطاعت رسول، معجزات رسولؐ کے متعلق تمام متفقہ، معروف مروج تصورات اور مسلمہ حقائق کا یکسر انکار کیا گیا، جو فی الحقیقت طریق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور ضروریات دین کا کھلا انکار تھا۔ پرویزی تحریروں میں احادیث کے متعلق انتہائی گستاخانہ اور استہزا آمیز لب و لہجہ اختیار کیا گیا اور بڑی شدومد سے ان افکار و نظریات کی تشہیر کی گئی۔

دین حق کے خلاف اس ننگی جارحیت پر علمائے حق خاموش نہ رہ سکے انہوں نے مختلف ذرائع سے پرویزی افکار کی تردید کی اور مسلمانوں کو اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے خبردار کیا۔ اس وقت کے مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسنؒ اور مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے پرویزی افکار و نظریات پر مبنی استفتاء تیار کر کے تمام مکاتب فکر کے علماء عرب و عجم سے فتویٰ طلب کیا۔ جس پر تمام حضرات نے متفقہ طور پر پرویز کو کافر و مرتد قرار دیا اور اس کی تمام تفصیل "فتنہ انکار حدیث" کے نام سے کتابی شکل میں عوام الناس کے استفادہ کے لئے شائع کر دی گئی۔ اس طرح سے ایک کثیر تعداد فتنہ پرویزیت کا شکار ہونے سے بچ گئی۔

پرویز کی موت کے بعد یہ فتنہ کچھ عرصہ تک بظاہر خوابیدہ رہا لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ اندر ہی اندر اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہا۔ آج کے دور میں جبکہ الیکٹرانک میڈیا نے دنیا کو سکیڑ کر رکھ دیا ہے اور طاغوتی طاقتوں نے حقوق انسانی آزادی تقریر و تحریر کے نام نہاد نعروں کے ساتھ عالم اسلام کے دینی معاملات میں بے جا مداخلت کرتے ہوئے مسلمانوں کی صفوں میں موجود منافقین کی کھلم کھلا سرپرستی شروع کر دی ہے فتنہ پرویزیت پہلے سے زیادہ شدومد کے ساتھ فعال ہو کر ابھرا ہے اور نہایت تیزی سے پاکستان اور پاکستان سے باہر بیشتر ممالک میں پاکستانی مسلمانوں کے ایمان کو مسموم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے اس سلسلے میں اندرون ملک دور دراز اور بیرون ملک بڑے بڑے شہروں میں ان کے سینکڑوں مراکز قائم ہو گئے ہیں' جہاں ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کے ذریعہ پرویزی افکار و نظریات کی تشہیر کی جاتی ہے اور جدید الیکٹرونک میڈیا کی سہولیات سے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسا کر گمراہ کیا جا رہا ہے اور انہیں پرویزی کیسٹیں' پمفلٹ' رسالے اور دیگر لٹریچر فری مہیا کیا جاتا ہے۔ مقتدر شخصیات کے پتے حاصل کر کے ان کو ماہنامہ رسالہ "طلوع اسلام" کو نئے سرے سے اس وسیع پیمانے پر منظم کرنے میں کن لابیوں کا ہاتھ ہے؟ یہ تمام سوالات اہل حق کے لئے لمحہ فکریہ کی دعوت دے رہے ہیں' تحریک پرویزیت قادیانیت کی طرح نظریہ پاکستان کی کھلی نفی ہے اور اندیشہ ہے کہ آئندہ چل کر یہ تحریک قادیانیت کی طرح ملک و قوم کے لئے ایک چیلنج بن جائے گی کیونکہ ان دونوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ اول الذکر کی بنیاد ختم نبوت پر رکھی گئی ہے اور ثانی الذکر انکار حجیت حدیث و سنت

فتنہ پرویزیت پہلے سے زیادہ شدومد کے ساتھ فعال ہو کر ابھرا ہے اور مسلمانوں کے ایمان کو مسموم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے

پر مبنی ہے یہ دونوں باطل نظریئے ایسے ہیں جن کے خلاف خارجی فتنوں نے سر اٹھایا علمائے حق نے فوراً اس کی سرکوبی کے لئے اپنا کردار ادا کیا کیونکہ وہی وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دین انہی حضرات کی جدوجہد سے آج تک محفوظ چلا آ رہا ہے' سنت صدیقی نے بھی یہی راستہ متعین کیا ہے' مسیلمہ کذاب اور منکرین زکوٰۃ کے اولین فتنوں کا اسی طرح سے قلع قمع کیا گیا تھا۔

فتنہ پرویزیت کی سنگینی کے پیش نظر کویت میں پاکستانی حلقوں کے معروف عالم دین اور اسکالر شیخ الحدیث مولانا سراج الدین دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل کے صاحبزادے اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت کے مرکزی صدر مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے اپنی دینی ذمہ داری کے پیش نظر فتنہ پرویزیت کا تعاقب کیا اور بڑی جدوجہد سے پرویز کی گمراہ کن اور اسلام دشمن تحریروں کا عربی میں ترجمہ کروا کر کویت کے وزارۃ الاوقاف کو پیش کیا جس پر علمائے کویت کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی' جس نے متفقہ طور پر پرویز اور اس کے پیروکاروں کو کافر و مرتد قرار دے دیا اور اس فتوے کی روشنی میں پرویزیوں کو اپنا مرکز بند کرنا پڑا اور اس طرح سے ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں اپنے انجام کو پہنچ گئیں۔

علماء المسلمین چونکہ وسیع پیمانے پر پرویزیت کا شکار ہو کر گمراہ ہو رہے ہیں' جس کی روک تھام کرنا علمائے حق کا فریضہ ہے' آپ سے پرزور استدعا کی جاتی ہے کہ اس فتنہ کی سنگینی کا نوٹس لیں اور پاکستان میں اس گمراہی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ضروری اقدام کریں اس سلسلہ میں بذریعہ خطبات و مواعظ' دروس اور اپنے مجلات میں مسلسل مضامین اور اداریات لکھ کر عوام الناس کی رہنمائی کریں پرویزیوں کے مراکز کی گمراہ کن اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کے ایمان کو بچانے میں اپنا موثر کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆☆..........☆☆☆☆

ABJ
ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

اخبار ختم نبوت

سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی آئی جی جیل خانہ جات سے ملاقات' آئی جی نے انکوائری کا حکم دے دیا!

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں اور شعائر اسلام استعمال کرنے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے اقدام کے خلاف مجلس کے ایک نمائندہ وفد نے جمعیت علماٗ اسلام کے مولانا سید اسعد تھانوی کی سربراہی میں آئی جی جیل خانہ جات سے ملاقات کی وفد میں مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی کراچی کے ناظم اعلیٰ رانا محمد انور اور حیدرآباد ڈویژن کے کنوینر مولانا محمد نذر عثمانی شامل تھے وفد نے آئی جی کو قادیانیوں کی جیل میں سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ سینٹرل جیل کی ظالم انتظامیہ جیل میں قید مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے خلاف بات کرنے پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے' جیل میں قرآنی تعلیم دینے والے اساتذہ کو درس قرآن دینے سے روک دیا گیا ہے' سرکل نمبر ا کالا چکر میں مسلمانوں کی مسجد کو غیر آباد کر دیا گیا ہے' جبکہ راشی اور کرپٹ افسران نے قادیانیوں کو جیل میں اذان دینے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے کا کھلا پرمٹ دے رکھا ہے' مجلس کے وفد نے آئی جی صاحب کو یہ بھی باور کرایا کہ قادیانی تو جیل کے باہر بھی کھلے عام اذان اور تبلیغ نہیں کر سکتے یہ قیدی بن کر قانون کی چھتری کے سہارے ان کی سرگرمیاں خود ان کے لئے قادیانیت کی سرپرستی کرنے والے افسران کے لئے اچھی بات نہیں ہوگی' وفد نے آئی جی سے مطالبہ کیا کہ مسلمان علماٗ پر تشدد کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کی اجازت دینے والے جیل سپرنٹنڈنٹ نصرت حسین مگن جیلر مرزا فتح علی بیگ و دیگر افسران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ آئی جی جیل خانہ جات صوبہ سندھ نے اس اشتعال انگیز واقعے کی انکوائری کا حکم دے دیا۔

سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر حکام بالا کی خاموشی پر یوم احتجاج منایا جائے گا (مولانا محمد نذر عثمانی)

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ سینٹرل جیل حیدرآباد میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز اور گمراہ کن سرگرمیوں پر حکام بالا کی خاموشی پر کراچی اور حیدرآباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوم احتجاج منائے گی' انہوں نے کہا کہ سینٹرل جیل کی ظالم اور سفاک انتظامیہ مسلمانوں کو درس قرآن کے اجتماعات سے روک کر اور قادیانیوں کو جیل میں اذان اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کھلی چھٹی دے کر انتہائی کافرانہ کام کر رہی ہے' انہوں نے کہا کہ اگر حکام بالا نے اس انتہائی اہم مسئلہ کی طرف توجہ نہ دی تو پھر سینٹرل جیل کے سامنے احتجاجی جلسہ اور گھیراؤ کیا جائے گا' مولانا نذر عثمانی نے گورنر سندھ' وزیر اعظم اور صدر مملکت محمد رفیق تارڑ صاحب سے بھی مطالبہ کیا کہ اس واقعے کا نوٹس لے کر مذکورہ افسران کی قانونی کارروائی کی جائے۔

صدر' وزیر اعظم اور وزیر مذہبی امور صاحب یہ کیا ہو رہا ہے؟ انتظامیہ کی خاموشی قابل مذمت ہے مجلس احرارِ اسلام کراچی

صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب' وزیر اعظم نواز شریف صاحب اور مذہبی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق صاحب یہ کیا ہو رہا ہے۔ حیدرآباد سینٹرل جیل میں قادیانی مجرموں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی کھلی خلاف ورزی اور انتظامیہ کی مجرمانہ خاموشی قابل مذمت ہے۔ مجلس احرار اسلام کراچی صوبہ سندھ نے گزشتہ جمعۃ المبارک کو یوم

احتجاج منایا۔ حالیہ مردم شماری کے موقع پر ایک قادیانی ڈاکٹر عبدالوحید جس نے مردم شماری کے فارم میں مسلمانوں کو احمدی لکھ دیا تھا' جرم ثابت ہونے پر گرفتار ہو گیا اور دس سال قید اور دس ہزار جرمانہ کی سزا بھگت رہا ہے اور اسی طرح نوکوٹ میں مسجد اور قرآن کی بے حرمتی کرنے والے ۱۵ قادیانی مجرموں نے حیدرآباد سینٹرل جیل میں قانون کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ قادیانی مجرم علی الاعلان اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں انتظامیہ نے باقاعدہ قادیانی مرتدوں کو بغرض عبادت کرنے کے لئے علیحدہ کر دو مختص کر دیا ہے۔ جہاں قادیانی مسلمانوں کی اذان اور نماز کا استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ اور ختم نبوت کے منکر باقاعدہ دھڑلے سے خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں اور ہر نئے آنے والے قیدیوں کو پولیس کے تشدد سے بچانے کے لئے انتظامیہ کے لالچی اہلکاروں میں دولت پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک صورتحال ہے' اس طرح قادیانیوں کا ممنون احسان ہو کر اگر کوئی اسلام سے ارتداد کا مرتکب ہوا تو اس کا سارا وبال گورنر سندھ' آئی جی سندھ اور عملہ جیل اور حکام کی گردن پر ہو گا۔ مجلس احرار اسلام کراچی کے جنرل سیکریٹری شفیع الرحمن احرار' تحریک تحفظ ختم نبوت شعبہ احرار مولانا احتشام الحق' ناظم اعلیٰ کراچی چراغ الاسلام نے مشترکہ بیان میں اس واقعہ کی فوری تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجرموں کو فوراً گرفتار کیا جائے اور تمام دینی جماعتوں کو فوراً اس صورتحال کا نوٹس لینا چاہیے۔

دبیر احمد قادیانی نمبردار اشتہاری ہو چکا ہے

بھکر (پ ر) دبیر احمد قادیانی نمبردار اشتہاری ہو چکا ہے۔ اس کی نمبرداری کے خلاف چک ۶۲-ایم ایل کے مسلمان کھڑے ہو چکے ہیں اور دعویٰ دائر کیا گیا ہے دبیر احمد ویسے بھی حکومت کا ۶۴۰۰۰ روپے کا نادہندہ ہے۔ اس کی جگہ اس کے بھائی نصیر احمد اور انیس احمد پیش ہوئے تحصیلدار نے نادہندگی کی وجہ سے ان کو حوالات میں بند کرنے کا حکم دیا۔

یاد رہے کہ دبیر احمد قادیانی پر ڈاکٹر دین محمد فریدی رہنما تحفظ ختم نبوت بھکر کی جانب سے ۹۴ء سے ایک اجلاس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے اور السلام علیکم کہنے پر دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت مقدمہ قائم ہوا۔ دبیر گرفتار ہوا' ضمانت پر رہا تھا اور مقدمہ کی سماعت کے دوران عدالت سے فرار ہو گیا۔ عرصہ تقریباً ایک سال سے فرار ہے۔ عدالت سے اشتہاری ہو چکا ہے۔ وارنٹ ناقابل ضمانت جاری ہے۔ یہ خاندان چک ۶۲ ایم ایل ضلع بھکر کا ابتدا سے نمبردار چلا آ رہا ہے۔ اب بھکر ختم نبوت کے رہنما کی تحریک پر چک کے مسلمانوں نے اس کی نمبرداری ختم کرنے کی درخواست دی ہے۔ جو تحصیلدار ضلع بھکر کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ جس میں مسلمانوں کی وکالت راؤ محمد اسلام صاحب ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔

۲۳ مارچ کل پاکستان کنونشن

(مولانا ابو عمار زاہد الراشدی)

گوجرانوالہ (پ ر) مجلس عمل علماء اسلام پاکستان نے ۲۳/مارچ کو راولپنڈی میں کل پاکستان کنونشن منعقد کرنے اور امریکی عزائم کے خلاف جدوجہد کو از سر نو منظم کرنے کا اعلان کیا ہے' یہ فیصلہ گزشتہ روز مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں مجلس عمل کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کیا گیا' جو بزرگ عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی اور اس میں ملک کی عمومی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور ملکی معاملات میں امریکی مداخلت کو تمام خرابیوں کی جڑ قرار دیتے ہوئے ایک قرارداد کے ذریعہ کہا گیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے امریکی استعمار نے پاکستان کے معاملات کو بتدریج اپنے کنٹرول میں لینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور ملک کے مفاد پرست طبقات کی مدد سے وہ اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے' جس کے نتیجے میں ہماری قومی خود مختاری اور ملکی سالمیت و وحدت کے لئے شدید خطرات پیدا ہو گئے ہیں اور اس وقت ملک کے تمام دینی حلقوں کا سب سے بڑا دینی فرض یہ ہے کہ وہ امریکی مداخلت اور عزائم کے خلاف متحد ہو کر جہاد کریں۔ اجلاس سے مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا زاہد الراشدی' مولانا منظور احمد' مفتی حبیب الرحمن درخواستی' مولانا عبدالرؤف فاروقی' مولانا محمد فیروز خان' مولانا محمد احمد لدھیانوی' مولانا محمد امین صفدر' مولانا اللہ یار راشد' مولانا محمد الیاس بالاکوٹی' مولانا عبدالرؤف ربانی' مولانا قاری محمد نذیر فاروقی' مولانا قاری جمیل الرحمن اختر' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور) مولانا عبدالرشید نعمانی اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

اجلاس میں مولانا ڈاکٹر سید علی شاہ لی

سربراہی میں ایک رابطہ وفد تشکیل دیا گیا' جو مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین سے ملاقات کر کے انہیں امریکہ کے خلاف عملی جدوجہد اور ۲۴/مارچ کے راولپنڈی کنونشن میں شرکت کے لئے آمادہ کرے گا وفد میں مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا زاہد الراشدی' مولانا سید امیر حسین گیلانی' مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی' مولانا قاری سعید الرحمن اور ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں شامل ہیں۔ اجلاس میں طے پایا کہ ۲۴/مارچ کو راولپنڈی میں مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس ہوگا' جبکہ ۲۴/مارچ کو علماء اور دینی کارکنوں کا قومی کنونشن منعقد ہوگا' جس میں امریکی عزائم کے خلاف جدوجہد کے نئے پروگرام کا اعلان کیا جائے گا۔

اجلاس میں ملک بھر کے علماء کرام اور دینی کارکنوں کے خلاف وسیع پیمانے پر مقدمات' گرفتاریوں اور پولیس مقابلہ میں انہیں ہلاک کرنے کے واقعات کا نوٹس لیا گیا اور ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ حکومت امریکی ایجنڈے کی تکمیل کرتے ہوئے طے شدہ پروگرام کے مطابق ملک میں دینی قوتوں کو کچلنے میں مصروف ہے' قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے جو فرقہ وارانہ دہشت گردی کے اسباب و محرکات کی نشاندہی کے علاوہ پولیس مقابلوں کے نام سے دینی کارکنوں کے قتل عام اور ملک بھر میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی گرفتاریوں اور مقدمات کا جائزہ لے۔ قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مولانا علی شیر حیدری اور مولانا محمد اعظم طارق سمیت تمام گرفتار شدہ علماء اور کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ اجلاس میں امارت اسلامی افغانستان کی طالبان حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ طالبان کی جائز اور اسلامی حکومت کو تسلیم کیا جائے اور ان کے بارے میں امریکی دباؤ کا شکار ہونے کی بجائے حقائق کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے۔ اجلاس میں افغانستان' سوڈان اور عراق پر امریکی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے شرمناک غنڈہ گردی قرار دیتے ہوئے' عرب حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلیج عرب سے امریکی افواج کے مکمل انخلاء کے لئے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں۔

بعد ازاں مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں علماء اور کارکنوں کے ایک بھرپور کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل کے سربراہ مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے کہا کہ مغربی ثقافت اور نظریات کی یلغار سے اپنی نئی نسل کو بچانا اور نوجوانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کرنا ہماری دینی ذمہ داری ہے اور تمام علماء کرام اور دینی جماعتوں کو اس سلسلہ میں موثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں اس وقت سارے فساد کی جڑ امریکہ ہے اور اس کے خلاف جدوجہد بلاشبہ جہاد ہے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے کہا کہ علماء کرام اپنے اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے میدان عمل میں نکلیں اور برطانوی استعمار اور روسی استعمار کی طرح امریکی استعمار کا بھی پوری جرأت اور عزیمت کے ساتھ مقابلہ کریں' کنونشن میں علماء اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور مختلف جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

ربوہ کا نام چناب نگر حکومت پنجاب احسن اقدام

کل سندھ مجلس احرار اسلام کا مشترکہ بیان

ہم مجلس احرار اسلام پاکستان کے رہنما ابن امیر شریعت السید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور مجلس ختم نبوت کے امیر خواجہ خان محمد صاحب کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں کہ آپ کی قیادت باسعادت میں قادیانیوں کے الہامی شہر دارالکفر والارتداد ربوہ کا نام مٹ گیا ہے اب دنیا سے قادیانیوں کا وجود بھی مٹا دیا جائے گا۔ چناب نگر نام کا پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری طور پر سرکلر جاری کر کے مسلمانوں کا ایک دیرینہ مذہبی مطالبہ پورا کر دیا ہے۔ توحید و ختم نبوت اور اسوۂ صحابہؓ کے علمبردار احرار رضاکاروں اور معتقدین امیر شریعت السید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جاں نثاروں کے دیرینہ مطالبہ کو بالآخر تسلیم کر ہی لیا کہ قادیانیوں کا شیطانی الہام مکر و فریب اور دجل و تلبیس کا ترجمان تھا کہ ایک بستی کا نام ربوہ رکھ کر اس کی آڑ میں بھولے بھالے دین سے بے خبر انسانوں کے ایمان کو بگاڑنے والے یہود و نصاریٰ کے غلام ہیں اور اسلامی ملکوں میں امریکی اور اسرائیلی سامراج کے ایجنٹ ہیں اور دنیا بھر میں دہشت گردی کر کے انسانیت کی ذلت و رسوائی کا سبب بن رہے ہیں۔ لاڑکانہ سے مجلس احرار کے رہنما سید سجاد حسین صاحب' شکار پور سے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب' حیدر آباد سے اکرام اللہ خان' سکھر سے ڈاکٹر ہادی بخش' کراچی سے شفیع الرحمن احرار' مولانا چراغ الاسلام' ڈاکٹر ذیشان فیصل' قاری علی شیر قادری' ناظم نشر و اشاعت محمد احمد صاحب' مولانا عبدالصمد احرار' مدد حسین صاحب' ابو معاویہ' حافظ احمد' ابو اسامہ' مولانا غلام ربانی' قاری عبدالحی' عبدالاعظم' قاری عبیدالرحمن اور جناب احتشام صاحب نے مشترکہ بیان میں مبارکباد کا مندرجہ بالا پیغام امت مسلمہ کے نام دیا ہے اور حکومت کے فیصلہ کو سراہا ہے۔

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	تحفہ قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیح ؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوری ؒ	۴۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھری ؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۳۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہر چہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۴۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد خان فتحی	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اشاعت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۱۵۰ دفاتر و مراکز ۲۰ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 487/9 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتداء ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کرے، تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337